عالمی مجلس تحفظ ختم نبوة کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوة

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۱۰، شمارہ نمبر ۳۶

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

اللہ جل جلالہ کو

اس طرح مانو جسطرح اس ولی نے مانا

ایک تازہ نظم سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
ختم نبوت کی تائید

داستانِ کربلا

محاسبہ مرزائیت
اور
مولانا مرتضیٰ احمد خان
میکش

سن ۶۵ء کی جنگ سقوط مشرقی پاکستان
کا آغاز تھا
قادیانی جنرل اختر ملک کا پلان
وہ کشمیر لیکر اس کا ہیرو بننا چاہتا تھا لیکن
ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

مباہلہ کیا ہے؟

مرزائیت کو
سمجھنے کیلئے چند سادہ
اور اہم نکات

مرزا قادیانی پر
لعنتوں کی بارش
نے آگ بجھادی
ایک عجیب واقعہ

فضائل شعبان المعظم اور تاریخی یادیں

از: مولانا مشتاق احمد عباسی کراچی

شعبان کی جمع شعبانات آتی ہے یہ شعب سے ماخوذ ہے۔ شعب کے معنی شاخ کے ہیں اس کے باب تفعل کے معنی شاخ در شاخ ہونا ہے (قاموس)

حضرت رافع حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ اس ماہ کا نام شعبان اس لئے رکھا گیا کہ روزہ دار کو اس ماہ میں خیر و خوبی شاخ در شاخ میسر ہوتی رہتی ہیں یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس ماہ کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں شب برأت ہے۔ یہ مہینہ ماہ رمضان کا استقبالی مہینہ ہے۔

تاریخی یادیں

ماہ شعبان میں بتاریخ ۲ سنہ ۵ھ غزوہ بنی مصطلق پیش آیا۔ اور ۳ یا ۴ تاریخ ۱۵۰ھ میں حضرت امام الہدیٰ سیدنا حضرت امام ابو حنیفہؒ کی وفات ہوئی۔ ۶ شعبان دومۃ الجندل کی جانب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کو روانہ کیا۔ ۲۲ شعبان ۱۸۹ھ میں امام محمد بن حسن الشیبانیؒ کی وفات ہوئی۔ ۱۴ شعبان کی پندرھویں رات شب برأت کی رات ہے۔ ۱۵ شعبان ۲ھ تحویل قبلہ کا حکم بوقت ظہر ملا۔ ۲۹ شعبان ۹ھ مسجد ضرار کو جلا دیا گیا۔ ۲۹ شعبان ۱۲ھ مشہور مدعی نبوت دجال کذاب مسیلمہ کذاب کو قتل کیا گیا۔ ۲۹ شعبان ۹۳ھ مشہور صحابی رسول حضرت انسؓ کی وفات ہوئی۔ ۱۹ شعبان ۱۳۹۴ھ پاکستان نیشنل اسمبلی نے قادیانیوں کو مرتد کافر، دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔ ماہ شعبان ۱۳۸۶ھ میں خطیب پاکستان مجاہد اسلام مولانا قاضی احسان احمدؒ شجاع آبادی کا انتقال ہوا۔ (خلافت راشدہ جنتری)

ماہ شعبان اور شب برأت

ماہ شعبان رمضان المبارک کا مقدمہ اور ماہ شوال رمضان المبارک کا تتمہ ہے اس ماہ کی ایک خصوصیت لیلۃ البرأت کی رات کہتے ہیں۔ برأت کا معنی خلاصی و آزاد ہونے کا ہے۔ مطلب یہ کہ مسلمان اس رات کو توبہ استغفار کر کے جہنم سے خلاصی و آزادی حاصل کر سکتے ہیں۔ قرآن پاک سورۃ دخان میں اس کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ ارشاد ربانی ہے حٰمٓ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝ یعنی قسم ہے کتاب واضح کی کہ ہم نے اس (کتاب) کو ایک بابرکت رات میں نازل کیا بے شک ہم آگاہ کرنے والے ہیں ایسی رات میں ہر حکمت والا معاملہ ہمارے حکم سے طے کیا جاتا ہے۔ بے شک ہم آپ کو پیغمبر بنانے والے ہیں (بیان القرآن) حضرت عکرمہؒ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد شعبان کی پندرھویں رات ہے۔ مفتی اعظم حضرت مولانا محمد شفیعؒ نے بھی اس سے مراد لیلۃ البرأت لی ہے اور اسی کو ترجیح دی۔

ماہ شعبان سے متعلق چند احکامات

(۱) اس ماہ کے چاند دیکھنے کا خصوصی اہتمام کرنا چاہئے۔

(۲) پندرھویں شب کو عبادت کرنا اور پندرھویں تاریخ کو روزہ رکھنا مستحب ہے۔

(۳) نصف شعبان کے بعد روزہ رکھنا خلاف اولیٰ ہے۔

(۴) یوم شک میں روزہ رکھنا منع ہے۔

ترمذی میں حدیث ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شمار رکھو شعبان کے چاند کی رمضان کے لئے (یعنی جب ماہ شعبان کی تاریخ صحیح ہوگی تو رمضان میں اختلاف نہ ہوگا) ابوداؤد میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جتنا ماہ شعبان کے چاند کا خیال رکھتے تھے اتنا کسی ماہ کا نہ رکھتے تھے۔ ان دونوں روایتوں سے قولاً و عملاً اس ماہ کے چاند کا اہتمام ثابت ہوگیا۔

شب برأت میں عبادت کرنا مستحب ہے لیکن کوئی خاص عبادت احادیث میں نہیں آئی تلاوت کلام اللہ ذکر اذکار وغیرہ انفرادی طور پر کیا جائے۔ نیز گناہ ہوں سے معافی مانگی جائے۔ ابن ماجہ میں روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رات قبیلہ بنی کلب کی بکریوں کے جسم پر جتنے بال ہیں اس سے بھی زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے (یاد رہے کہ اس زمانہ میں اس قبیلے کے پاس سب سے زیادہ بکریاں ہوتی تھیں۔ نیز یہ معافی بھی صغیرہ گناہوں کے ارتکاب کرنے والوں کی ہوتی ہے۔ کبیرہ گناہ اکثر محدثین و محققین کے نزدیک بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔

بیہقی کی روایت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اس رات اسی سال کے تمام پیدا ہونے والے افراد اور مرنے والے افراد لکھ لئے جاتے ہیں اور اسی رات اعمال اٹھائے جاتے ہیں اور رزق کے فیصلے فرشتوں کے حوالے کئے جاتے ہیں۔ (یعنی لوح محفوظ میں ہر چیز طے شدہ و لکھی ہوئی ہے مگر فرشتوں کے حوالے اسی رات کی جاتی ہے۔

ایک حدیث میں ہے ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب آدھے شعبان کی رات ہو تو اس کے دن میں روزہ رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ غروب آفتاب کے وقت سے آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور ندا فرماتا ہے کوئی ہے مغفرت کا طلبگار کہ میں اس کو معاف کردوں! کوئی ہے روزی کا طلبگار کہ میں اس کو روزی دوں! کوئی ہے مصیبت زدہ کہ میں اس کی مصیبت دور کردوں! اسی طرح اللہ دریائے رحمت بہاتے رہتے ہیں یہاں تک کہ صبح صادق ہو جاتی ہے۔ (ابن ماجہ)

ماہ شعبان کی بدعات

احادیث میں اتنا ضرور آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ

باقی ص ۱۵ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۰ | یکم تا ۷ شعبان المعظم ۱۴۱۲ھ / ۷ تا ۱۳ فروری ۱۹۹۲ء | شمارہ نمبر ۳۶

مدیر مسئول — عبد الرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱ — فضائل شعبان — ۲
۲ — نظم — ۴
۳ — اداریہ — ۵
۴ — شناختی کارڈ — ۶
۵ — اللہ کو اس طرح مانو — ۸
۶ — آنحضرتؐ کی قوت بصریہ کی تائید — ۹
۷ — مباہلہ کیا ہے؟ — ۱۰
۸ — مرزائیت سمجھنے کیلئے چند نکات — ۱۳
۹ — قادیانی جنرل اختر کا پلان — ۱۴
۱۰ — تعارف — ۱۵
۱۱ — مرزا قادیانی پر لعنتوں کی بارش — ۱۶
۱۲ — محاسبۂ مرزائیت — ۱۸
۱۳ — نجات کا ذریعہ — ۱۹
۱۴ — معراج جسمانی — ۲۰
۱۵ — از بلا — ۲۳
۱۶ — ڈاکٹر عبد القدیر کے خلاف قادیانی پروپیگنڈہ — ۲۴
۱۷ — ٹی وی دیکھنے والے اغواء کر لیے گئے — ۲۵

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

سرکولیشن منیجر

محمد انور

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
قانونی مشیر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ - پاکستان
فون نمبر 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ — ۱۵۰ روپے
ششماہی — ۷۵ روپے
سہ ماہی — ۴۵ روپے
فی پرچہ — ۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بنک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۶۴۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

ایڈیٹر و پبلشر: عبد الرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۳ بنوریہ ٹاؤن کراچی

قیمتی وقت کو تباہ نہ کر

جناب فیضؔ لودھیانوی — لاہور

آرزوئے حضورِ شاہ نہ کر
مردِ درویش! حبِّ جاہ نہ کر

سینکڑوں مفلسوں کی حالت دیکھ
ایک زردار پر نگاہ نہ کر

محفلِ غم سے درسِ عبرت لے
بزمِ عشرت میں واہ واہ نہ کر

عقل کے زیرِ سایہ رکھ ان کو
اپنے جذبات بے پناہ نہ کر

کثرتِ رنج میں بھی خنداں رہ
شدّتِ درد سے بھی آہ نہ کر

شانِ غفّار منتظر ہی رہے
تو کبھی بھول کر گناہ نہ کر

صدقِ دل کی خدا گواہی دے
خود فرشتوں کو بھی گواہ نہ کر

رات دن ہو اسی کا شوق تجھے
خدمتِ خلق گاہ گاہ نہ کر

اوّلیں شرط ہے وفاداری
یہ نہیں تو کسی کی چاہ نہ کر

زندگی بخش کام کر کوئی
قیمتی وقت کو تباہ نہ کر

زلفِ مشکیں کی موشگافی میں
کاغذوں کو عبث سیاہ نہ کر

عزمِ راسخ ہے رہبرِ منزل
فیضؔ پروائے زادِ راہ نہ کر

انعامی اسکیموں پر پابندی

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔

وفاقی شرعی عدالت نے ۱۵؍۶؍۱۹۸۹ء کو ایک فیصلے کے ذریعے ملک میں رائج سرکاری وغیر سرکاری انعامی اسکیموں کو ناجائز قرار دیا تھا۔ لیکن اس فیصلے کے باوجود ان انعامی اسکیموں کا سلسلہ بدستور جاری رہا۔ لیکن ڈیڑھ سال بعد حکومت سندھ کی جانب سے ان انعامی اسکیموں پر پابندی کا اعلان کیا گیا۔ چنانچہ ۴؍دسمبر ۱۹۹۱ء کے اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی کہ:

وفاقی شریعت عدالت کی رولنگ کے مطابق حکومت سندھ نے صوبہ بھر میں تمام ریفل اسکیموں، فروخت بڑھانے کے لئے ترغیبی اسکیموں، انعامی اسکیموں اور پری پے منٹ اسکیموں (پیشگی ادائیگی) کو فوری طور پر بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اس ضمن میں حکومت سندھ کے ہوم ڈپارٹمنٹ کے جاری کردہ تمام اجازت نامے منسوخ کر دیئے ہیں۔ ان احکامات کی خلاف ورزی کی صورت میں ذمہ دار افراد کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

وفاقی شریعت عدالت کے فیصلے کے مطابق حکومت سندھ نے ریفل اور انعامی اسکیموں پر جو پابندی لگائی ہے اس سے فاطمید، ہلال احمر کی ریفل اسکیمیں اور دیگر غیر اسلامی اسکیمیں متاثر ہوں گی۔

حکومت سندھ کی جانب سے مشکل کور ریفل اسکیموں کے لائسنس منسوخ کرنے کے ہینڈ آوٹ میں ان ٹکٹ ہولڈرز کے مستقبل کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ہے جنہوں نے منسوخی کے اس اعلان سے قبل ان اسکیموں کے ٹکٹ خرید رکھے ہیں۔ ہینڈ آوٹ میں اس امر کی بھی کوئی اطلاع نہیں دی گئی ہے کہ جن اسکیموں کے ٹکٹ عام لوگوں نے خرید رکھے ہیں ان اسکیموں کو شروع کرنے والے انہیں ٹکٹ کی مالیت کے لحاظ سے ان کی رقوم واپس کریں گے یا نہیں اور حکومت سندھ نے اس سلسلے میں بھی کوئی کٹ آف ڈیٹ نہیں دی ہے کہ جن اسکیموں کی جانب سے اس سرکاری اعلان سے قبل انعامات کی تاریخوں کا اعلان ہو چکا ہے اور اس سرکاری اعلان کے بعد متوقع انعامات کی تقریب کا انعقاد ہو گا یا نہیں۔ خیال ہے کہ اس فیصلے کے بعد پنجاب ٹی بی ایسوسی ایشن کی انعام اسکیم ذیابیطس ریفل بھی متاثر ہو گی۔ پنجاب ٹی بی ایسوسی ایشن کے ٹکٹ کراچی سمیت پورے سندھ میں بھی فروخت ہوتے تھے اور ان کے اشتہارات کراچی ٹی وی سے ٹیلی کاسٹ کئے جاتے تھے۔ (روزنامہ جنگ کراچی ۴؍دسمبر ۱۹۹۱ء)

اگلے دن کے اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی کہ حکومت پنجاب بھی ایسی سکیموں پر پابندی عائد کر رہی ہے:

(اسلام آباد (پی پی آئی) باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت سندھ کے بعد اب حکومت پنجاب نے بھی صوبے میں تمام ریفل اسکیموں پر پابندی لگانے کا اصولی فیصلہ کر لیا ہے اور اس ضمن میں فیصلے کا باقاعدہ اعلان ایک دو دن میں کر دیا جائے گا۔ یہ اقدام وفاقی شریعت عدالت کی رولنگ کی روشنی میں کیا جا رہا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ریفل اسکیمیں قمار بازی سے کم نہیں ہیں اور چونکہ قرآن کریم ہر قسم کی قمار بازی کی ممانعت کرتا ہے اس لئے ان اسکیموں کو بند کیا جانا چاہئے۔ اس وقت پنجاب میں فاطمید ریفل، ٹی بی ریفل اور ذیابیطس ریفل اسکیمیں کام کر رہی ہیں جبکہ کرکٹر عمران خان بھی شوکت خانم میموریل کینسر اسپتال کے اخراجات پورے کرنے کے لئے ایک اور ریفل اسکیم شروع کرنے والے تھے۔ یاد رہے کہ پاکستان کا آئین بھی اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں قمار بازی اور ریفل اسکیمیں چلانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ لیکن ۱۹۷۳ء سے اب تک آئین کی اس شق کی خلاف ورزی کی جاتی رہی ہے۔ دریں اثناء مذہبی تنظیموں، علماء اور مشائخ کی اکثریت نے حکومت سندھ کو ریفل اسکیموں، فروخت بڑھانے کے لئے ترغیبات اور انعامی اسکیموں پر پابندی عائد کرنے پر مبارکباد دی ہے اور اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ دوسرے صوبے بھی حکومت سندھ کے اس فیصلے کی تقلید کریں گے۔ انہوں نے امید ظاہر کی ہے کہ حکومت ملک سے سود کے خاتمے کے لئے بھی ضروری عملی اقدامات کرے گی۔

(روزنامہ جنگ کراچی ۵؍دسمبر ۱۹۹۱ء)

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

نیز یہ خبر بھی آئی ہے کہ حکومت نے ان اداروں کو جو انعامی اسکیمیں جاری کرتے تھے۔ یہ ہدایت کی ہے کہ فروخت شدہ ٹکٹوں کی رقوم واپس کریں۔

"وزیر اعلیٰ کے مشیر عرفان مروت نے انعامی اسکیموں کی بندش کے بارے میں کہا کہ صوبائی حکومت نے فاطمید اور ہلال احمر اور دیگر اداروں سے کہا ہے کہ وہ فروخت کیے گئے تمام ٹکٹ کی رقوم واپس کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ فیصلہ وفاقی شریعت عدالت کے فیصلے کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ اور صوبائی حکومت اس سلسلے میں ضروری اقدامات کر رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ متعلقہ اداروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ مکمل حسابات پیش کریں۔

(روزنامہ جنگ کراچی ۷، دسمبر ۱۹۹۱ء)

اور یہ کہ بینکوں نے بھی ان ٹکٹوں کی فروخت بند کر دی ہے۔

"کراچی (کامرس رپورٹر) صوبائی حکومت کی جانب سے ریفل اسکیموں اور لاٹری کے ٹکٹوں کی فروخت بند کر دی ہے۔ واضح رہے کہ سندھ میں فاطمید فاؤنڈیشن اور ہلال احمر رجسٹرڈ ہیں جبکہ ذیابیطس ایسوسی ایشن پشاور میں رجسٹرڈ ہے اور ٹی بی ایسوسی ایشن لاہور میں رجسٹرڈ ہے تاہم ان سے ٹکٹ کراچی میں فروخت ہوتے ہیں۔ فاطمید فاؤنڈیشن کے ترجمان نے پابندی لگنے کے بعد جنگ کو بتایا کہ فاطمید کے نئے ۱۸ منصوبے شدید متاثر ہوں گے۔ (روزنامہ جنگ کراچی ۷، دسمبر ۱۹۹۱ء)

یہ تمام اقدامات خوش آئند ہیں اور ہم صوبائی حکومت کو اس پر مبارکباد دیتے ہیں اور اس سے پہلے وفاقی شرعی عدالت کو مستحق تبریک سمجھتے ہیں تاہم اس امر کا قوی اندیشہ موجود ہے کہ سرکاری انعامی بانڈز اور غیر سرکاری انعامی اسکیموں کے لئے کوئی اور راستہ تلاش نہ کر لیا جائے۔ یہ انعامی اسکیمیں خواہ سرکاری ہوں یا غیر سرکاری۔ عوام کو لوٹنے اور ان کا استحصال کرنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ ان پر پورے ملک میں پابندی عائد ہونی چاہئے۔ اور اس امر کا بھی اہتمام ہونا چاہئے کہ جوئے اور قمار کا کاروبار کسی شکل میں بھی رائج نہ ہونے دیا جائے۔ حق تعالیٰ شانہ مسلمانوں کو اپنے ذخمل شیطان سے محفوظ رکھیں اور صراطِ مستقیم پر چلنے کی ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

(از مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ)

شناختی کارڈ میں مذہبی تشخص کی ضرورت

از: مولانا محمد جمیل خان صاحب

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم امت مسلمہ کے لیے جو دین و شریعت لے کر اس دنیا میں تشریف لائے تو آپ کے ماننے والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے "مسلم" یا "مسلمان" کا خطاب عطا ہوا۔ اور ان کے لیے جس دین کو پسند کیا گیا اس کا نام اللہ تعالیٰ نے اسلام رکھا۔ دین اسلام کو اللہ تعالیٰ نے آخری و مکمل دین قرار دے کر اعلان فرمادیا کہ اب قیامت تک یہ دین ہی انسانی ہدایت کا سبب ہوگا اب قیامت تک نہ کوئی دوسرا دین آئے گا اور نہ ہی کوئی دوسرا نبی اور نہ کوئی نئی شریعت۔ چونکہ دین اسلام مکمل و کامل دین ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کے تمام شعبوں میں مسلمانوں کو الگ تشخص اور ممتاز شناخت دی تاکہ دنیا میں مسلمان کو دیکھتے ہی معلوم ہو جائے کہ اس شخص کا تعلق اسلام سے ہے۔ لباس، معیشت، طریقہ زندگی، طریقہ عبادات، عبادت خانے، طرز معاشرت غرض زندگی کے جس شعبے پر بھی نگاہ ڈالیں مسلمان الگ حیثیت اور ممتاز تشخص سے متصف نظر آتا ہے۔ مذہب اسلام میں ایسی کسی چیز کو اختیار نہیں کیا گیا جس سے اس کی اس حیثیت میں فرق آئے یا کسی دوسرے مذہب والے کی مشابہت کا شائبہ تک ہو۔

نماز مسلمانوں کی سب سے اہم عبادت اور کفر اور اسلام کے درمیان وجہ امتیاز ہے۔ اس عبادت کے تمام ارکان کو دیگر سابقہ اور موجودہ مذاہب سے جدا حیثیت دی گئی۔ کسی بھی مذہب میں اس قسم کی عبادت کا طریقہ آپ کو نظر نہیں آئے گا حتیٰ کہ جب اسلام کے ابتدائی زمانہ میں نماز کے لیے بلانے کے طریقہ کار پر غور کرنے کے لیے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رض کا اجلاس بلایا اور تمام حضرات سے مشورہ لیا کہ نماز کے بلانے کے لیے کون سا طریقہ کار اختیار کیا جائے تو مختلف تجاویز سامنے آئیں لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام تجاویز کو اس لیے مسترد کر دیا کہ ان کا تعلق کسی نہ کسی دوسرے مذہب کے ساتھ تھا آخرکار اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن زید خلیفہ ثانی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خواب کے ذریعہ موجودہ طریقہ اذان کی تعلیم دی اور مسلمانوں کے لیے ایسا منفرد اور مخصوص طریقہ مقرر ہوا کہ دنیا کے جس علاقے میں چلے جائیں اللہ کے عشاق بندے دن رات میں پانچ مرتبہ اللہ تعالیٰ کی

عظمت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کر کے اپنے مسلمان ہونے کی شناخت فراہم کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہ اسلامی لشکر روانہ فرماتے تو ہدایت دیتے کہ جب تم کسی علاقے میں پہنچ جاؤ تو نماز کے وقت کا انتظار کرو، اگر اذان کی آواز سنائی دے تو پھر اس علاقے میں پہل نہ کرو۔ حج کی عبادت کو دیکھیں اس میں بھی مسلمانوں کا امتیاز بغیر کسی اظہار کے نظر آتا ہے۔ مخصوص لباس اوڑھے عشاق دنیا میں جہاں بھی ہوں اپنی مخصوص حالت سے مسلمان ہونے کا اعلان کرتے نظر آئیں گے۔

مدینہ منورہ میں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں مسلمان حاضر ہوکے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اسلام قبول کرنے سے قبل ۱۰ محرم الحرام یوم عاشورہ کو روزہ رکھتے تھے۔ اب اسلام قبول کرنے کے بعد یہ روزہ رکھیں یا نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا کہ اس روزہ رکھنے کی وجہ کیا تھی۔ انہوں نے جواب دیا کہ اس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون سے نجات ملی تھی اس خوشی میں روزہ رکھتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم موسیٰ علیہ السلام کی محبت کے زیادہ حق دار ہیں ہم بھی روزہ رکھیں گے لیکن یہود سے مشابہت ختم کرنے کے لیے تم لوگ ۹ اور ۱۰ دونوں دنوں کا روزہ رکھا کرو۔

الغرض اسلام ایسا مذہب ہے جو اپنے پیروکاروں کو مخصوص شناخت عطا کرتا ہے اس مخصوص شناخت کو اپنانے کے ساتھ اس کا بھی حکم دیتا ہے کہ وہ دوسرے مذاہب کا وہ شعار نہ اپنائیں جن سے ان کا تشخص مجروح ہو اس لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ انہی میں شامل ہوگا۔

ایک طرف اسلام مسلمانوں کو اگر دوسرے مذاہب کے شعار اختیار کرنے سے منع کرتا ہے تو اپنی مملکت و سلطنت کی حدود میں غیر مسلموں کو بھی اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ مسلمانوں کے مخصوص شعار یا مخصوص علامتوں کو استعمال کر کے لوگوں کو غلط فہمی میں مبتلا کریں یا مسلمانوں کو دھوکہ دے کر ان کو نقصان پہنچائیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب منافقین کے ایک گروہ نے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لیے ایک مسجد تعمیر کر دی تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اس مسجد کو ڈھا دیا جائے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس مسجد کو مسمار کر دیا گیا۔ اسلام غیر مذاہب والوں کے حقوق کی مکمل رعایت کرتا ہے اور ان کو اپنی مملکت میں ہر قسم کا تحفظ فراہم کرتا ہے لیکن قانون کے دائرہ کار کے اندر...... وہ تمام غیر مسلم جان و مال کے اعتبار سے اسلامی حکومت کی رعایا ہیں اور تمام حقوق کے حق دار جو اپنے آپ کو اسلامی مملکت اور حکومت کا وفادار ثابت کریں اپنے قول و فعل سے اسلام کو نقصان نہ پہنچائیں، اسلام کے خلاف اپنے مذہب کی تبلیغ نہ کریں۔ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر نہ کریں، اسلامی شعار کو اپنا کر سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ نہ دیں، یہی وجہ ہے کہ خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور میں جب اسلامی مملکت کا دائرہ کار وسیع ہو گیا اور "ذمیوں" (غیر مسلموں) کی اکثریت ہو گئی تو آپ کے حکم سے ان کے لیے ایسی علامتیں مقرر کر دی گئیں جن سے ظاہر ہو کہ وہ غیر مسلم ہیں تاکہ ان کے ساتھ ان کے حقوق کے مطابق صحیح معاملہ کیا جائے۔ ان کے حقوق کا تحفظ کیا جائے ان کے جان و مال کی حفاظت کی جائے۔

پاکستان ایک اسلامی مملکت کی حیثیت سے دنیا کے نقشے پر ابھری۔ اس ملک کی اکثریت مسلمان ہے اور اس ملک کا مذہب اسلام ہے۔ اس مملکت میں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ لیکن ہندو، عیسائی، یہودی، پارسی، سکھ اور قادیانی بھی آباد ہیں ملک میں جداگانہ طریق انتخابات رائج ہے لیکن بدقسمتی سے قوانین کی صحیح عملداری نہ ہونے کی بنا پر مذہبی تشخص کا صحیح انتظام نہیں ہے اور اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض دیگر مذاہب کے لوگ خصوصاً قادیانی طبقے سے تعلق رکھنے والے لوگ اب تک اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے ایسے ممالک کا سفر کرتے ہیں جس ملک میں غیر مسلموں کے لیے سفر ممنوع ہے اس کی وجہ سے نہ صرف مسلمانوں کے سب سے مقدس و متبرک مقام کی توہین ہوتی ہے بلکہ اس ملک میں بھی پاکستانیوں کی بدنامی ہوتی ہے اور ہر پاکستانی مشکوک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جیسے تک کوئی اسلامی قانون رائج کیا جاتا ہے اور اس قانون سے غیر مسلموں کو مستثنیٰ کرتے ہیں تو اس صورت میں بھی امتیاز نہ ہونے کی وجہ پر یہ قانون غیر مؤثر ہو جاتا ہے جیسا کہ شراب کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی کے سلسلے میں قوانین کا حشر ہوا اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ ملک میں ایسا طریقہ کار رائج کیا جائے جس میں تمام اقوام عالم کا الگ تشخص ہو اور اس کا سب سے بہترین طریقہ شناختی کارڈ میں مذہب کی تشخیص ہے۔ شناختی کارڈ تمام دستاویز کی بنیاد ہے اسی سے پاسپورٹ اور دیگر کاغذات تیار ہوتے ہیں جب اس دستاویز میں مذہب کی تشخیص و تعین ہو جائے گی تو خود بخود تمام کاغذات میں مذہب کی تشخیص کا نظام رائج ہو جائے گا اب جبکہ ملک میں جعلی شہریت کو ختم کرنے کے لیے دوبارہ شناختی کارڈ کی تجدید کا سلسلہ شروع کرنے کی تجویز پر غور ہو رہا ہے تو اس موقع پر مناسب ہے کہ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ رکھ دیا جائے۔ صرف نام میں یہ تصدیق کافی نہیں کہ کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے اس سے وہ مخصوص فوائد حاصل نہیں ہو رہے جس کی ضرورت ہے شناختی کارڈ میں مسلمان اور غیر مسلم کی تخصیص سے اس بات کا قوی امکان ہے کہ غیر مسلم خصوصاً قادیانی طبقہ سے تعلق رکھنے والے لوگ مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کی رعایت حاصل نہ کر سکیں گے اور اس سے دوسرا بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ ملک میں مسلمانوں کی صحیح تعداد اور غیر مسلموں کی صحیح تعداد کا بھی صحیح اندازہ ہو جائے گا اور غیر ممالک میں پاکستانی مسلمانوں کا وقار بلند ہوگا اور مسلمانوں کے لیے قوانین کے نفاذ کے موقع پر مفاد پسند عناصر غیر مسلموں والی رعایت بھی حاصل نہیں کر سکیں۔ اگر مذہب کے خانے کے ساتھ غیر مسلم اقلیتوں کے شناختی کارڈ کے رنگ بھی جدا جدا کر دیے جائیں گے تو یہ بہت زیادہ مفید ہوگا۔ ●●

ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح
اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
سُنار اجیولرز
آسمانوں کی زینت ستارے
خواتین کی زینت زیورات
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲
فون نمبر : ۷۳۵۰۸۰

اللہ کو اس طرح مانو جس طرح اس ولی نے مانا

مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی مانسہرہ

بصرہ کا ایک سردار ہمیشہ اُداس اور غمگین رہتا تھا۔ کسی نے اس سے دریافت کیا کہ آخر اس پریشانی کا سبب کیا ہے۔ اس پر سردار نے جواب دیا کہ بات کہنے کی نہیں پر کی جاتی ہے مجھ سے ایک ولی اللہ کی خدمت میں کچھ بے ادبی ہوگئی تھی۔ اس لئے ڈرتا ہوں کہ قیامت کو اُس کے مواخذے میں گرفتار نہ ہو جاؤں لو واقعہ یہ پیش آیا کہ میں ایک مرتبہ زیارت بیت اللہ کو چلا اور سب دوست و آشنا عزیز و اقارب رخصت کرنے آئے حسب دستور کچھ دور چل کر میں نے سب کو لوٹا دیا مگر ایک شخص زید جو میرے خواص میں تھا واپس نہ ہوا۔ اور اُس نے میرا پیچھا نہ چھوڑا۔ مجبور ہو کر میں نے اس کو جھڑک دیا کہ بیت اللہ کا جانا بھی کوئی آسان سمجھا ہے جو پیادہ پا چلنے کو تیار ہو گیا ہے میرے ساتھ نہ آ۔ اور جس راہ سے تیرا جی چاہے چلا جا۔ کہنے لگا اے آقا کیا خدا اس پر قادر نہیں کہ تم کو زاد راہ جلد سے پہنچا دے اور مجھ کو بے یار و مددگار اور بلا توشہ۔ یہ کہہ کر اُس نے اپنی راہ لی اور میں اپنے راستے سے چلتا بنا۔ راستہ بھر کہیں وہ مجھ کو نظر نہ آیا واللہ اعلم کہاں پوشیدہ ہو گیا جب خدا کے فضل سے مناسک حج سے فارغ ہو کر مدینہ طیبہ کو چلا تو کیا دیکھتا ہوں زید آگیا السلام علیکم کہہ کر میرے پاس بیٹھ گیا میں نے حیرت سے پوچھا کہ حج کر آیا کہا ہاں پھر میں نے ظرافتاً کہا حج کی سند بھی ملی تو کہنے لگا کیسی سند وہ کس کام آتی ہے میں نے کہا حج کرنے والے کو بیت اللہ سے غیب سے چھٹی ملتی ہے جس میں لکھا ہوتا ہے فلاں ابن فلاں حج کو آیا تھا اور اس کا حج قبول ہو گیا پھر اسی سند کے ذریعے قبر کو حشر کے عذاب سے نجات ہوتی ہے۔ یہ سُن کر زید روتا چلا بیت اللہ کو واپس چلا گیا جب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے فارغ ہو کر لوٹا تو کیا دیکھتا ہوں کہ زید پھر آگیا اور السلام علیکم کے بعد ایک چھٹی میرے سامنے رکھ دی جو ایک نہایت عمدہ ریشمی کپڑے میں سبز خط سے زید کے عذاب قبر و حشر سے نجات کے لئے لکھی تھی یہ دیکھ کر میرے ہوش اُڑ گئے پھر ذرا سکون ہونے پر میں نے معلوم کیا اے زید بتا تو اس کی حقیقت کیا ہے آخر یہ دولت بے مثال تجھ کو کس طرح میسر آئی تب اُس نے بتایا کہ سنو بھائی جب میں بیت اللہ پہنچا تو کعبۃ اللہ حاجیوں سے خالی تھا اس وقت میں نے گڑ گڑا کر زار و قطار رونا اور چلانا شروع کیا اے مالک دو جہاں کہ غریب گنہگاروں کا حج بھی قبول نہیں جو مجھ کو سند نہیں ملی کیا غریبوں کا کعبہ اور صاحب کعبہ اور ہے جو وہاں جا کر میں سند لاؤں مجھ کو قسم تیرے عزت و جلال کی کہ جب تک چھٹی نہ پاؤں گا کعبہ سے باہر نہ جاؤں گا اور روتے روتے یہیں مر جاؤں گا۔

اچانک غیب سے آواز آئی کہ اے زید نجات کی چھٹی لے اور جا اپنی راہ لے اور پھر یہ چھٹی میرے ہاتھ میں آگئی جس کو میں لے کر چلا آیا۔ یہ سُن کر میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ اللہ اللہ اس شخص کا یہ عالی مقام ہے جس سے میں آج تک واقف نہ تھا۔

پھر عزت و اکرام کے ساتھ میں اس کو اپنے ہمراہ بصرہ سے لے کر آیا اور وہ چھٹی نہایت احترام و تعظیم کے ساتھ معطر و معنبر کر کے صندوق میں بند کر دی اور جب کبھی جی چاہتا تو کمال ادب و احترام سے نکال کر اس کی زیارت کر لیتا چومتا اور آنکھوں سے لگاتا تھا اور پھر محفوظ کر دیتا۔ اتفاقاً میں کہیں سفر میں تھا کہ میرے پیچھے زید کا وصال ہو گیا۔ جب میں واپس ہوا تو اس خبر سے میرے قلق کی انتہا نہ رہی کہ افسوس میں ایسے ولی کی تجہیز و تکفین میں بھی شریک نہ ہو سکا پھر اچانک مجھ کو وہ چھٹی یاد آئی جو میرے بکس میں محفوظ تھی۔

اب تو میں اور بھی بیتاب ہو گیا اور اپنے اوپر افسوس کرنے لگا کہ سفر کو جاتے وقت میں نے وہ چھٹی زید کو کیوں نہ دی۔ پھر اپنا مہر شدہ صندوق منگا کر دیکھا جو اس طرح با مُہر بند تھا جب میں نے کھولا تو اس میں چھٹی نہ پائی اب تو میرے غم و الم کا کچھ ٹھکانہ نہ رہا اور ایک حشر کا عالم برپا ہو گیا زار و قطار رونے لگا روتے روتے سو گیا کیا دیکھتا ہوں کہ طرح طرح سجی ہوئی جنت میں زید سر پر ایک تاج رکھے ہوئے زرق برق لباس میں تخت جواہر پر جلوہ افروز ہے اور اس کے چاروں طرف حوروں کے جھمگھٹے ہیں میں نے قریب جا کر سلام کیا تو اس نے کہا اے آقا پریشان کیوں ہو۔ میں نے کہا: مجھے یاد نہیں وہ چھٹی تو مجھے دیدی تھی کہنے لگا وہ تو یہ موجود ہے اور اس کی بدولت یہ دولت و حشمت مجھ کو حاصل ہوئی اب آپ کچھ تردد نہ کیجئے میں اپنی من مانی مُراد کو پہنچ گیا۔

حکایات الصالحین بحوالہ حکایتوں کا گلدستہ صفحہ ۳۰ و ۳۱ و ۳۲

فائدہ: سبحان اللہ جو اللہ کا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی سب مرادیں پوری کر دیتا ہے۔

اللہ کی توحید کا یقین مضبوط کریں

خداوند تعالیٰ کی معرفت کے سلسلے میں سب سے اہم اور بنیادی چیز ہے۔ توحید کا صحیح علم اور تصور ہے خدا کے قرب کے حصول میں جو چیز رکاوٹ بنتی ہے وہ توحید کے غلط تصور سے پیدا ہوتی ہے۔ توحید کا مطلب ایک یہ ہے کہ خدا اپنی خدائی میں کسی دوسرے کو شریک نہیں کرتا۔ دوسرے خدا اس بات کو بھی گوارا نہیں کرتا کہ اُس کی مخلوق کسی اور کو خدا یا اُس کا شریک مان لے۔ تیسرا یہ کہ خدا کی سب مخلوق خدا کے نزدیک یکساں ہے ہر شخص جس وقت چاہے خدا سے رجوع کر سکتا ہے۔

فرمان حضرت علی الہجویریؒ

تاجدارِ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت بصریہ

ایک تازہ خبر سے آپؐ کی قوت بصریہ کی تائید

جناب ظفر اللہ شیخ صاحب ایچی سن کالج لاہور

اس رنگ رنگا کائنات اور گوناگوں مخلوقات کا جائزہ لیجئے تو انسان قدرت کی ایک شاہکار تخلیق نظر آتا ہے اور بنی نوع انسان کے محاسن و کمالات کا تجزیہ کیجئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بے مثال اور شاہکار انسان قرار پاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جہاں آپؐ کو اولین و آخرین کی روحانی عظمتوں کا جامع بنایا تھا وہاں انسان کے لئے ممکنہ تمام جسمانی قوتوں سے بھی مالا مال فرمایا تھا۔ ظاہری و باطنی خوبیوں کا ایسا حسین مجموعہ چشم فلک نے آپؐ سے پہلے کبھی دیکھا نہ آپؐ کے بعد نظر آیا۔ انسان جب بھی آپؐ کی ذات ستودہ صفات کے بارے میں غور و فکر کرتا ہے تو یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ ؏

کانک قد خلقت کما تشاء

اس وقت ہم یہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمانی کمالات کا مختصر تذکرہ کریں گے محدثین نقل کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ کی جسمانی قوت کا یہ عالم تھا کہ آپؐ نے اپنے زمانے کے نامی گرامی پہلوان رُکانہ کو اسلام کی دعوت دی۔ اس نے کہا کہ اگر آپؐ مجھے کشتی میں پچھاڑ لیں تو میں اسلام قبول کر لوں گا آپؐ نے اس کا چیلنج قبول کیا اور نہایت آسانی کے ساتھ اسے پچھاڑ دیا۔ (نشر الطیب)

ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آپؐ جب چلتے تھے تو یوں محسوس ہوتا تھا۔ جیسے زمین آپؐ کے لئے لپٹی چلی آرہی ہے۔ ہم آپؐ کے ساتھ ساتھ چلنے کی بہت کوشش کرتے تھے۔ لیکن تھک جاتے تھے جبکہ آپؐ اس کے لئے کچھ اہتمام اور تکلف نہ فرماتے تھے۔ (نشر الطیب)

آپؐ کی قوت بصریہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپؐ کو ستاروں کا مجموعہ (پروین) نظر آتا تھا اور عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ آپؐ دور و نزدیک یکساں طور پر دیکھتے تھے۔ اور تاریکی میں بھی اسی طرح دیکھتے تھے جس طرح روشنی میں دیکھتے تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھانے کے بعد ایک شخص کو خصوصی طور پر نماز کے بارے میں تنبیہہ کی، پھر فرمایا۔

"انی واللہ لا بصر من ورائی کما ابصر من بین یدی۔ (نشر الطیب)

خدا کی قسم میں اپنے پیچھے بھی یوں ہی دیکھتا ہوں جیسے اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور حضرت انسؓ ایک اور واقعہ نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھانے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:۔

لوگو! میں تمہارا امام ہوں۔ لہٰذا رکوع و سجود اور قیام و سلام میں مجھ سے سبقت نہ کرو (اور تمہاری ایسی بے احتیاطیوں کی مجھے خبر ہو جاتی ہے) کیونکہ میں اپنے سامنے بھی دیکھتا ہوں اور اپنے پیچھے بھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے کس طرح دیکھ لیتے تھے؟ کچھ لوگوں نے اس سے کن انکھیوں سے دیکھنا مراد لیا ہے جبکہ بعض نے اسے کشف و وحی پر محمول کیا ہے لیکن دل لگتی وہ بات ہے جو علامہ نووی شرح مسلم میں نقل فرماتے ہیں۔

"علماء نے فرمایا اس کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے سر مبارک کی پشت پر قوت ادراک رکھی تھی۔ جس کے ذریعے آپؐ اپنے پیچھے بھی دیکھ لیتے تھے۔ اور اس میں کوئی تعجب نہیں اس لئے کہ آپؐ کے خرق عادت کمالات اس سے کہیں زیادہ ہیں اور ایسا ہونا عقلاً ممنوع ہے نہ شرعاً بلکہ ظاہر روایت بھی ہے۔ لہٰذا اسے تسلیم کرنا ضروری ہے۔ اور قاضی نقل کرتے ہیں کہ امام احمد بن حنبلؒ اور جمہور علماء کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے حقیقتاً آنکھ سے دیکھتے تھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے سر مبارک کی پشت میں بھی آنکھ ودیعت فرمائی تھی اور ایسا ہونا ناممکن نہیں ہے اس کی تائید روزنامہ "نوائے وقت لاہور" اور دوسرے یومیہ جرائد میں ۳۰ نومبر ۱۹۹۱ء کو شائع ہونے والی واضح باتصویر خبر سے ہوتی ہے جس کے مطابق (اوہایو، امریکہ) سے باہر واقع ایک پبلک سکول کی کنڈر گارٹن ٹیچر، ایمی ہینس، کے سر کی پشت میں ایک تیسری آنکھ ہے جو بخوبی کام کرتی ہے بلکہ اس کی قوت بینائی سامنے کی آنکھوں کی نسبت زیادہ ہے۔ تیسری آنکھ کی بدولت اس کی کلاس میں بچوں کو نقل کرنے کی جرأت نہیں ہوتی اور کار چلاتے ہوئے اسے عقبی شیشہ استعمال کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ خبر میں تیسری آنکھ کے تاریخی اور حیاتیاتی پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے اسے میڈیکل سائنس کے نزدیک ایک ناقابل

باقی ص ۲۶ پر

مُباھلہ کیا ھے؟

از: حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب بلند شہری مہاجر مدنی

آج کل مباہلہ کی دعوت کا رواج عام سا ہو گیا ہے۔ خاص کر بے دین گمراہ لوگ بھی اکابر علماء اہل حق کو مباہلہ کی دعوت دینے میں دریغ نہیں کرتے اور اس قسم کے لوگوں نے یہ ایک ہتھیار بنا رکھا ہے کہ جس کو دعوت مباہلہ دیں گے اس نے قبول نہ کیا تو اپنے مریدین متعلقین میں ایک ساکھ قائم ہو جائیگی اور وہ لوگ سمجھیں گے ہمارے حضرت کے عقائد اور دعوے حق ہیں۔ جب ہی تو فلاں عالم اور فلاں شیخ مقابلہ میں نہ آیا اور اگر چیلنج قبول کر لیا گیا (جیسا کہ اہل حق کی طرف سے ہمیشہ ہوتا رہا ہے) تو داعیان مباہلہ یوں کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے اپنی اپنی دعا الگ الگ کرنے کے لئے کہا تھا (دو سال قبل قادیانی یہ پینترا بدل چکے ہیں) خیال آیا کہ مباہلہ کے بارے میں کچھ معلومات فراہم کی جائیں اور بتایا جائے کہ مباہلہ کیا چیز ہے اور وہ اب مشروع ہے یا نہیں اور اس کا حکم شرعی کیا ہے۔ اسی لئے یہ سطریں سپرد قلم کی جا رہی ہیں۔

نجران کے نصاریٰ آنحضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جو مشرکانہ باتیں کہیں، ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران کی یہ آیت نازل فرمائی۔

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا
جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَا
لَوْا نَدْعُ أَبْنَآءَنَا وَأَبْنَآءَكُمْ
وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَأَنفُسَنَا
وَأَنفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَل
لَّعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ۔

ترجمہ: سو جو شخص آپ سے حجت کرے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اس کے بعد کہ آپ کے پاس علم آ چکا ہے تو آپ فرما دیجئے کہ آ جاؤ ہم بلا لیں اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور خود اپنے تنوں کو اور تمہارے تنوں کو پھر ہم خوب دل سے دعا کریں اس طور پر کہ اللہ کی لعنت بھیجیں ان پر جو ناحق پر ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ حضرت علی اور حضرات حسنین حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہم اجمعین تھے۔ (یہ آپ نے نحن ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم پر عمل فرمایا) نصاریٰ کو جس چیز کی دعوت دی تھی۔ پہلے آپ نے اس کا مظاہرہ فرمایا اور مباہلہ کے لئے ان سے پہلے باہر تشریف لے آئے، آپ نے ان لوگوں سے فرمایا کہ میں دعا کرتا ہوں تم آمین کہنا اور دعا یہ کرنا تھا کہ جو لوگ جھوٹے ہوں ان پر اللہ کی لعنت ہو، نصاریٰ نجران دعوت مباہلہ کے بعد آپ کے باہر تشریف لانے سے پہلے یہود مدینہ سے مشورہ کر چکے تھے اور خود آپس میں بھی مشورہ کر کے یہ طے کر لیا تھا کہ مباہلہ نہیں کرنا ہے کیونکہ یہ اللہ کے سچے نبی ہیں۔ ان سے بس صلح کر لینی چاہیے۔ لہٰذا انہوں نے سالانہ دو ہزار کپڑوں کے جوڑے دینے پر اور ۳۳ زرہیں اور ۳۳ اونٹ اور ۳۴ گھوڑے دینے پر صلح کر لی۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ نجران کے پادری نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنے اہل خانہ کے افراد کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں تو اس نے اپنے آدمیوں سے کہا کہ اے نصرانیو! میں ایسے چہروں کو دیکھ رہا ہوں اگر وہ اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کریں کہ پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہٹا دے تو وہ ضرور ہٹا دیگا۔ لہٰذا تم مباہلہ نہ کرو، ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

حضرت شعبی (تابعی) سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس اللہ کی طرف سے یہ خوشخبری آ چکی تھی کہ اگر یہ لوگ مباہلہ کر لیتے تو اہل نجران ہلاک ہو جاتے حتیٰ کہ درختوں پر ایک پرندہ بھی نہ رہتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نصاریٰ کو دعوت مباہلہ دی۔ یہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھی، اس لئے آپ نے ان سے فرمایا۔

ان اللہ تعالیٰ قد امرنی ان لم
تقبلوا هذا أن اباهلكم

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میری یہ دعوت توحید کو قبول نہ کرو تو تم سے مباہلہ کروں۔

اس کے بعد انہوں نے سوچنے کا موقع لیا اور پھر مباہلہ سے منحرف ہو گئے اور آپ کی بددعا سے ڈر گئے (جیسا کہ پہلے گزرا) لفظ "مباہلہ" کا مادہ بہل ہے۔ صاحب روح المعانی لکھتے ہیں۔ نبتہل بمعنی نتباہل ہے اور یہاں افتعال مفاعلہ کے معنیٰ میں ہے۔ نیز لکھتے ہیں۔ افتعال تفاعل بہت سے مواقع میں ایک دوسرے کی جگہ آتے ہیں پھر لکھتے ہیں "بہل" اصل میں لعنت اور دعا کے معنی میں ہے پھر مطلق دعا کے معنی میں بھی آنے لگا۔

کما یقال فلان یبتهل الی الله
تعالیٰ فی حاجته۔

صاحب قاموس نے لفظ ابتہل کے متعدد معنی لکھے ہیں جن میں ایک معنی لعنت کرنے کا بھی ہے۔ انہوں نے لکھا ہے

اَبْهَلَهٗ وبَيْنَهُمُ اللعنة وبَهَل بعضهم بعضا وتباهلوا و تباهلوا اي تلاعنوا والابتهال الاجتهاد في الدعاء۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مباہلہ اور ابتہال کی دعوت کا بھی ایک واقعہ پیش آیا جس کا سورہ آل عمران میں ذکر ہے اور اس پر عمل نہ ہو سکا۔ اس لئے کہ فریق ثانی آمادہ نہ ہوا اس واقعہ کے علاوہ اور کوئی واقعہ کتب حدیث یا کتب سیر میں اس احقر کے ناقص علم میں منقول نہیں ہے۔

چونکہ آنحضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مباہلہ کی دعوت دینے کا حکم دیا گیا تھا۔ اس لئے آپؐ نے نصاریٰ کو اس کی دعوت دی۔ اب سوال یہ ہے کہ آپ کے بعد بھی اس کا جواز باقی ہے یا نہیں؟ صاحب روح المعانی (ج ۳ صفحہ ۱۹۰) نے لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ایک شخص سے کچھ اختلاف تھا۔ انہوں نے اسے مباہلہ کی دعوت دی اور آیت بالا پڑھی اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔

البحر الرائق نے ج ۴ صفحہ ۱۲۷ پر باب اللعان میں یہ سوال اٹھایا ہے کہ اب کسی معین جھوٹے شخص پر لعن کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اس کے بعد غایۃ البیان کے باب العدۃ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

من شاء باهلته ان سورة النساء القصرى نزلت بعد التى فى سورة البقرة اى من شاء المباهلة اى الملاعنة باهلته وكانوا يقولون اذا اختلفوا فى شئ بهلة الله على الكاذب منا قالوا هى مشروعية فى زماننا ايضاً۔

حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عمل اور قول سے معلوم ہوا کہ مباہلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی مشروع ہے۔ صاحب بحر نے بھی اس کی مشروعیت کو تسلیم فرمایا ہے لہٰذا اس کے جواز میں تو کلام نہیں اب آگے سوال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص مباہلہ کی دعوت دے تو فریق مخالف پر مباہلہ کرنا واجب ہو جاتا ہے یا نہیں؟ کسی دلیل سے اس کا وجوب معلوم نہیں ہوتا (اگرچہ اہل باطل کو انجام تک پہنچانے کے لئے ان کی دعوت مباہلہ قبول کر لینی ہی چاہیے۔

لوگوں نے آج کل مباہلہ کو کھیل بنا لیا ہے جاہل آدمی بھی پیری مریدی کرتے ہیں۔ جھوٹے مکاشفات بیان کر کے اپنے مریدوں میں اپنا مقام بناتے ہیں۔ اہل باطن ہونے کے مدعی بن جاتے ہیں اور بدعات اور خرافات اور خلاف شرع امور میں مشغول رہتے ہیں۔ مریدوں کو بھی ایسے ہی کاموں میں مشغول رکھتے ہیں۔ علماء شریعت کی طرف سے جب ان لوگوں پر نکیر کی جاتی ہے تو اپنی حقانیت ثابت کرنے کے لئے مباہلہ کا چیلنج دیتے ہیں۔ گویا حضرات علماء حق کا اور کچھ کام ہی نہ رہا۔ بس جاہل لوگ کتابیں لکھا کریں اور جب ان کی اغلاط کی نشاندہی کی جائے تو مباہلہ کا چیلنج کر دیا کریں۔ جھوٹے دنیا دار پیر باطل دعوے کیا کریں اور علماء ان کا تعاقب کریں تو جھٹ مباہلہ کی دعوت دے دیں اور علماء اپنے علمی مشاغل چھوڑ کر مباہلہ کے لئے سامنے آیا کریں۔

پھر یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ مقصد کے اعتبار سے مباہلہ کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

مباہلہ کا مطلب (جیسا کہ اوپر معلوم ہوا یہ ہے کہ ہر فریق اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے کہ جو سچا نہ ہو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ مباہلہ ایک دعا ہے۔ دعا کا قبول ہونا ضروری نہیں اور یہ بھی ضروری نہیں کہ اس کا اثر دنیا ہی میں ظاہر ہو۔ لہٰذا مباہلہ کے ذریعے حق و باطل کا فیصلہ ہو جانا کوئی ضروری نہیں ہے۔

مباہلہ کی دعوت دینے والے کہتے ہیں کہ دونوں فریق اونچی عمارت سے کود پڑیں جو زندہ بچ جائے وہ حق پر ہے اور جو فریق حق پر نہ ہو وہ آگ میں جل جائے اس پر بجلی گر جائے اور اس طرح کی باتیں کرتے ہیں اگر اس طرح کا مباہلہ کر بھی لیا جائے (جو مباہلہ قرآنیہ سے مختلف ہے) تو ضروری نہیں کہ اہل باطل پر عذاب آ جائے اور جو دعا مانگی ہے وہ قبول ہو جائے۔ اس لیے حضرت حکیم الامت تھانوی قدس سرہٗ نے سورہ آل عمران کی آیت بالا کے ذیل میں تحریر فرمایا ہے۔

”کہ لحوق ضرر میں توقف ہونا یا ظہور نہ ہونا موجب اشتباہ نہ ہونا چاہیے کیونکہ تعیین حق و باطل کے لئے دلائل شرعیہ بس ہیں مباہلہ پر موقوف نہیں۔ زیادہ غرض اس نزاع لفظی کا ختم کرنا ہے۔“

لعان کی حقیقت بھی تو اسی قدر ہے کہ لعان کے بعد مرد حد قذف سے اور عورت حد زنا سے بچ جاتی ہے۔ آنحضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لعان ہوا نہ مرد پر لعنت کے اثرات ہوئے نہ عورت پر غضب الٰہی کا ظہور ہوا۔ بس دونوں کا باہمی نزاع ختم ہو گیا لہٰذا مباہلہ کی صورت میں اگر کسی قسم کا ظاہری ضرر کسی کو نہ پہنچے تو اس سے کسی فریق کا حق پر ہونا ثابت نہیں ہوتا حضرت حکیم الامت قدس سرہٗ نے حکیمانہ بات بتائی کہ مباہلہ تو صرف نزاع لسانی کو ختم کرنے کے لئے ہے احقاق حق اور ابطال باطل کے لیے دلائل شرعیہ کافی اور وافی ہیں اور دلائل شرعیہ کے ہوتے ہوئے مباہلہ کی دعوت دینا ہی دلائل حقہ سے عاجز ہونے کی دلیل ہے۔ اہل باطل نے یہ طریقہ بنا لیا ہے کہ قرآن و حدیث کے دلائل کو سامنے رکھ کر بات کرنے سے عاجز ہوتے ہیں اس لئے مباہلہ کی دھائی دیتے ہیں۔ اظہار حق کے لئے قرآن و حدیث کے دلائل کافی ہیں اگر علماء حق میں سے کوئی صاحب کسی اہل باطل کی دعوت مباہلہ قبول نہ کرے تو اس کا یہ معنی نہیں کہ اہل باطل حق پر ہو گئے (اگرچہ علماء حق کو انجام تک پہنچانے کے لئے اہل باطل کی دعوت مباہلہ قبول کر لینی چاہیے جیسا کہ اب تک قبول کرتے رہے ہیں) میرا مطلب تو مباہلہ کی شرعی حیثیت بتانا ہے

شاید کسی کو یہ خیال ہو کہ جو حضرات اللہ کے نزدیک اہل حق ہیں ان کا حق پر ہونا ظاہر فرمانے کے لئے اللہ تعالیٰ مباہلہ کرنے والوں کی دعا فوری طور پر کیوں قبول نہ

فرمائیں گے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کے پابند نہیں یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا کوئی وعدہ نہیں کہ جو لوگ دلائل شرعیہ کو چھوڑ کر مباہلوں کے ذریعے حق ناحق کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک دوسرے کو دعوت دیں گے تو ان میں سے جو شخص باطل پر ہوگا اس پر عذاب بھیج دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اثبات حق کے جو دلائل بھیجے ہیں وہ کافی ہیں۔ اہل مکہ نے بطور تعنت عناد اسی طرح کی دعا کی تھی جو سورہ انفال میں موجود ہے۔

وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا
هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ
عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ
اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۔

اور جب انہوں نے کہا کہ اے اللہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم جو دعوت دے رہے ہیں) اگر وہ حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا دے یا ہمیں دردناک عذاب دے۔

دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے امتیوں نے بھی اسی طرح کی باتیں کیں۔ وہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے کہتے تھے کہ اگر تم سچے ہو تو عذاب لاکر دکھاؤ۔

حضرت ہود علیہ السلام کی قوم نے کہا۔
فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ
حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے بھی یہی بات کہی۔

حضرت شعیب علیہ السلام کی امت نے کہا۔
فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ

اللہ تعالیٰ شانہ کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں اس کے دین کو کوئی قبول نہ کرے تو اس میں اس کا کچھ ضرر نہیں وہ اس کا پابند نہیں کہ جو دعا کی جائے اس کو قبول کرے اور اسی وقت قبول کرے اور بعینہٖ قبول کرے جس طرح دعا کرنے والے نے دعا کی ہو۔ اثبات حق کے لئے اس نے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو معجزات دے دیئے اور آخر الامم کو قرآن مجید عطا فرما دیا جو ہمیشہ کے لئے زندہ معجزہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسوہ بنا دیا۔ آپ کی سیرت اور افعال و اقوال صحیح اسانید سے ثابت ہیں۔ ثبوت حق کے لئے قرآن و حدیث کافی ہے۔ اس کو خوب سمجھ لینا چاہئے۔

دور حاضر میں شعبدہ بازی بھی ہے۔ مسمریزم بھی ہے۔ جادوگری بھی ہے۔ نفسیاتی تصرفات بھی ہیں اگر کوئی صاحب حق اہل باطل سے مباہلہ کرے تو اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ اہل باطل مذکورہ امور میں سے کسی چیز کو استعمال کریں یا کسی کو پستول دے کر یا اور کوئی آتشی ہتھیار لے کر بٹھا دیں جو صاحب حق کو ہلاک کر دے اور اس طرح سے اپنی حقانیت ظاہر کرنے کی کوشش کریں اس طرح کا ایک واقعہ مسلمانوں اور ہندوؤں کے ایک مناظرہ میں پیش آچکا ہے۔ جس کا تذکرہ مولانا عاشق الٰہی صاحب میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ نے تذکرۃ الخلیل صفحہ ۔۔ پر تحریر فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ۔

مجلس مناظرہ میں آریوں کی طرف ایک جوان خوبصورت گیروے کپڑے پہنے ہوئے سادھو تھا جو آرام کرسی پر لیٹا رہتا اور جب مسلمانوں کے مقرر تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوتے تو وہ گردن جھکا کر بیٹھ جاتا تھا۔ مقررین اسلام کی تقریریں نہایت پراگندہ اور خراب ہو رہی تھیں حتیٰ کہ مولانا عبدالحق حقانی سے دو روز تسلسل کی تقریر بھی نہ ہو سکی۔ صدر جلسہ کو اس طرف متوجہ کیا گیا تو اس نے حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو مطلع کر دیا۔ حضرت نے گردن جھکا لی اور حق و باطل میں تصرف قلب کی جنگ ہونے لگی۔ دو منٹ بھی نہ گزرے تھے کہ وہ سادھو بیقرار ہو کر آرام کرسی سے اٹھا اور میدان جلسہ سے چلا گیا اور مسلمانوں کی تقریریں اس طرح ہونے لگیں کہ گویا دریا کا بند کھل گیا اور گیارہ آدمی مشرف با سلام ہوئے)

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب موجود تھے جنہوں نے سادھو کے تصرف کا کاٹ کر دیا لیکن اس سے یہ پتہ چل گیا کہ اہل باطل دلائل کی بجائے ایسے ہتھیار بھی استعمال کرتے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مباہلہ مشروع تو ہے جو قطع نزاع لسانی کے لئے ہے۔ اثبات حق کے لئے نہیں، اثبات حق کے لئے دلائل قرآن و حدیث ہی کافی ہیں اگر کبھی مباہلہ ہوا اور اس کا ظہور بصورت عذاب نہ ہو تو اس سے یہ ثابت نہ ہوگا کہ جو اہل حق دلائل و براہین سے اپنا دعویٰ ثابت کرتے ہیں۔ العیاذ باللہ وہ باطل پر ہو جائیں یا اگر کوئی صورت خدانخواستہ ایسی پیش آجائے کہ اہل حق کو کوئی نقصان پہنچ جائے تو اس کا یہ معنی نہیں کہ اہل باطل حق پر ہوگئے۔

نصاریٰ نجران کے بارے میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر یہ مباہلہ کر لیتے تو ہلاک ہو جاتے یہ چونکہ آپ کو وحی سے معلوم ہو گیا تھا۔ اسی لئے اس پر اس دور کے مباہلوں کو قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ یہ چند امور احقر کے ذہن میں آئے جو سپرد قلم کر دیئے۔ اہل علم سے درخواست ہے کہ اس بارے میں اپنی اپنی معلومات پیش فرمائیں۔

آیت مباہلہ کی یہ تفسیر ابن کثیر روح المعانی در منثور، بیان القرآن سے ماخوذ ہے۔

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دوکان

صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس

اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی
فون نمبر : ۲۴۵۸۰۳

مرزائیت کو سمجھنے کیلئے چند آسان نکات

از: حضرت مولانا تاج محمود صاحب فیصل آبادیؒ

بعض لوگ جن میں پڑھے لکھے صاحبان بھی شامل ہوتے ہیں۔ مرزائیوں کے پروپیگنڈے سے متاثر ہوکر یہ کہتے ہیں کہ مرزائی کلمہ پڑھتے ہیں۔ قبلہ کی طرف رخ کرکے نماز پڑھتے ہیں مسلمانوں کا ذبیحہ کھاتے ہیں ان میں کچھ لوگ بڑے اعلیٰ اخلاق کے ہوتے ہیں۔ قرآن و حدیث پر ایمان رکھنے کے مدعی ہیں۔ وغیرہ وغیرہ پھر انہیں دائرہ اسلام سے خارج کیوں قرار دیا جاتا ہے۔

اس سوال پر غور کرنے اور اس کے جواب کے لئے مندرجہ ذیل باتوں پر غور کرنا ضروری ہے۔

۱۔ ایک شخص حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبی مانتا ہے۔ ایسا شخص یہودی ہے۔ کیونکہ یہودی موسیٰ علیہ السلام کی امت کہلاتے ہیں۔ یہی شخص موسیٰ علیہ السلام کو نبی ماننے کے ساتھ ساتھ اگر عیسیٰ علیہ السلام پر بھی ایمان لے آتا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا سچا نبی ماننے لگ جاتا ہے تو اب یہ شخص یہودی نہیں بلکہ عیسائی امت کا فرد بن گیا اور اسے عیسائی کہا جائے گا کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کو نبی ماننے والے عیسائی کہلاتے ہیں۔ پھر یہی شخص موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا سچا پیغمبر ماننے کے باوجود حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آتا ہے تو اب ایسا شخص نہ یہودی ہے نہ عیسائی رہ گیا ہے بلکہ اب یہ مسلمان کہلائے گا اور عیسائیوں سے خارج ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر وہی شخص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرزا غلام احمد کو نبی مان لیتا ہے تو اب نہ یہ یہودی ہے نہ عیسائی ہے نہ مسلمان ہے۔ بلکہ اب یہ مسلمانوں سے خارج ہوکر مرزائی ہو گیا ہے نماز روزہ یا کوئی نیک عمل نبی بدل لینے کے بعد اسے پہلی امت میں شامل نہیں رکھ سکتا۔ امت کا دارومدار اعمال پر نہیں بلکہ نبوت پر ہے۔ جو شخص یہودیوں سے نکل کر عیسائی ہوا اس نے موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا انکار نہیں کیا بلکہ موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰؑ کو اللہ کے سچے نبی مانتا ہے مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی وجہ سے اب وہ مسلمان ہے جو شخص مرزا غلام احمد کی نبوت پر ایمان لے آتا ہے۔ وہ موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار نہیں کرتا لیکن حضورؐ کے بعد مرزا غلام احمد کو نبی تسلیم کرنے کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

یہ اصول جو اوپر ہم نے بیان کیا خود مرزائی رہنماؤں نے بھی اسے تسلیم کیا ہے چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب کے صاحبزادے مرزا بشیر احمد اپنی ایک مشہور تصنیف میں لکھتے ہیں۔ ایسا شخص جو موسیٰؑ کو مانتا ہے مگر عیسیٰؑ کو نہیں مانتا یا عیسیٰؑ کو مانتا ہے مگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتا ہے مگر مسیح موعود (مرزا غلام احمد صاحب) کو نہیں مانتا، وہ پکا کافر ہے۔ حوالہ کلمۃ الفصل صفحہ ۲۸ مصنفہ مرزا بشیر احمد

۲۔ اگر ہمارے بعض دوستوں کو یہ خیال آتا ہے کہ جب مرزائی کلمہ، نماز، روزہ وغیرہ کے پابند ہیں اور ہمارا ذبیحہ بھی کھاتے، ان کا قبلہ بھی وہی ہے تو انہیں کافر کیوں قرار دیا جاتا ہے۔ یہی سوال الٹا ہم مرزائیوں کے رہنماؤں پر کرتے ہیں کہ دنیا بھر کے ایک ارب مسلمان کلمہ، درود نماز پڑھتے ہیں۔ قبلہ رو ہوکر نماز بھی پڑھتے ہیں۔ پورے قرآن مجید پر اور حضور سرور کائنات کی تعلیمات پر ایمان رکھتے اور حتی المقدور عمل کرتے ہیں پھر مرزائی انہیں کافر اور دائرہ اسلام سے خارج کیوں قرار دیتے ہیں مرخراس کی وجہ کیا ہے۔ یہ الزام ہم اپنی طرف سے عائد نہیں کرتے۔ حوالہ ملاحظہ ہو۔

جو لوگ مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

حوالہ آئینہ صداقت صفحہ ۳۵

مصنفہ مرزا محمود احمد ولد مرزا غلام احمد قادیانی

۳۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایام میں مسیلمہ نامی شخص نے ایمان لانے کے بعد جھوٹا دعویٰ نبوت کر دیا۔ اس کے واقعات مفصل احادیث اور تاریخ اسلام میں موجود ہیں۔ وہ قرآن مجید پر ایمان رکھتا تھا۔ اذان بھی پڑھوا تا تھا اور اس میں اشہدان محمد رسول اللہ کہا جاتا تھا۔ نمازیں روزے کلمہ بھی تھا۔ صرف یہ کہتا تھا کہ میں بھی حضور کے تابع ایک نبی ہوں۔ حضور نے اسے جھوٹا قرار دیا۔ اس کے بھیجے ہوئے سفیر کو مسترد کر دیا۔ اور حضور کے وصال کے بعد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور میں صحابہ نے اس کے خلاف چڑھائی کی اور جہاد کیا۔ مسیلمہ کذاب اور اس کے ہزاروں ساتھی قتل کر دیئے گئے۔ نمازیں اذانیں اور تمام اسلامی اعمال کے باوجود صحابہ کرام نے اسے کافر مرتد قرار دیا اور اس کے خلاف جہاد کیا نہ صرف اسے بلکہ اس کے اکثر ساتھیوں کو تہ تیغ کر دیا۔

امید ہے کہ ان تین نکات پر ہمارے سادہ لوح مرزائی دوست بھی اور دینی تعلیمات سے ناواقف مرزائی دوست...

باقی ص ۲۶ پر

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

۶۵ء کی جنگ سقوط مشرقی پاکستان کا آغاز تھا

قادیانی جنرل اختر ملک کا پلان — ایک سازش تھی

وہ کشمیر لیکر اس کا فاتح بننا چاہتا تھا اور مرزا قادیانی کی کسی گول مول پیش گوئی کو پورا کرنے کیلئے کشمیر میں قادیانی حکومت بنانے کا خواب دیکھ رہا تھا لیکن —— اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

از:- محمد حنیف ندیم

۱۶ دسمبر سقوط ڈھاکہ کی ابتداء کا دن ہے اس دن پورے ملک میں سوگ سی کیفیت ہوتی ہے کیونکہ قادیانی سازشوں کے ذریعے مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا آغاز ہو گیا تھا اور دسمبر ۱۹۷۱ء میں علیحدہ ہو گیا۔ ۱۶ دسمبر کو اخبارات ۱۹۶۵ کی جنگ کی مناسبت سے خصوصی ایڈیشن شائع کرتے ہیں اور مضامین نگار حضرات اپنے اپنے نقطۂ نظر سے اس موضوع پر اظہار خیال کرتے ہیں۔ اسی موضوع سے متعلق روزنامہ نوائے وقت کراچی ۱۶ دسمبر ۱۹۹۱ء میں ادارتی صفحہ پر بعنوان "سقوط ڈھاکہ دراصل ۱۹۶۵ء کی جنگ کا تسلسل تھا" ایک مضمون بریگیڈیئر ریٹائرڈ شمس الحق قاضی کا شائع ہوا جس میں انہوں نے مشہور قادیانی جنرل اختر ملک کے پلان کا ذکر کیا ہے انہوں نے یہ بھی انکشاف کیا کہ جنرل اختر ملک قادیانی کے سینئر سٹاف میں بھی دو قادیانی تھے ان کا سٹاف تین افراد پر مشتمل تھا جن کے نام کرنل سٹاف اسحاق جی ون، کرنل وقیع الزمان اور سے کیو کرنل صادق ملک ہیں۔ ان میں موخر الذکر دونوں قادیانی ہیں۔ انہوں نے مضمون میں یہ بھی لکھا کہ مجھے اس میں قادیانی سازش نظر نہیں آئی لیکن اس پر انہوں نے کوئی دلیل پیش نہیں کی قبل اس کے کہ ہم اس پر اظہار خیال کریں اس مضمون کا درد اقتباس پیش کرتے ہیں:-

۱۹۶۵ء ایوب خانی دور کا ساتواں سال تھا۔ پاکستان میں عام طور پر خوشحالی سکون اور امن و امان کا دور دورہ تھا۔ بین الاقوامی برادری میں پاکستان کو خاصی عزت و توقیر حاصل تھی۔ کشمیر کا معاملہ یو این سمیت بین الاقوامی برادری میں زیر بحث رہتا اور بھارت اس معاملہ میں اکثر و بیشتر دفاعی پوزیشن اختیار کرتے ہوئے بالآخر روس و یورپ کی جھولی میں پناہ لینے پر مجبور ہوتا۔ امریکی فوجی امداد کی وجہ سے پاکستانی فوج ہتھیار بندی اور پیشہ ورانہ مہارت کی معراج پر پہنچی ہوئی تھی جبکہ بھارت اپنی افواج کی جنگ عظیم دوم والی دقیانوسی تنظیم، ہتھیار بندی اور سکھلائی پر مطمئن تھا۔

اسی دوران کوہمری کے ڈویژن کمانڈر جنرل اختر ملک اپنی مسحور کن شخصیت اور اعلیٰ پیشہ ورانہ مہارت کی وجہ سے نوجوان افسروں میں خاصے مقبول تھے۔ دوسری طرف کوہ مری کی فیشن ایبل مال روڈ پر شام کو چاق و چوبند

ضروری اعلان

جماعتی رفقاء و قارئین ہفت روزہ ختم نبوت کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ "تذکرہ مجاہدین ختم نبوت" تصنیف مولانا اللہ وسایا صاحب ختم ہو گئی ہے اس کا ایک بھی نسخہ دفتر میں باقی نہیں ہے۔ اس لیے اس کی خریداری کے لیے رفقاء نہ ہی رقم ارسال فرمائیں اور نہ ہی اس کی خریداری کے لئے تشریف لائیں اب اس کے لیے ایڈیشن ثانی کا انتظار فرمائیں۔

اسی طرح آنموصوف کی تصنیف "تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء" کو اللہ رب العزت نے اس طرح شرف قبولیت سے نوازا ہے کہ ساڑھے تین ماہ کے قلیل عرصہ میں تمام تر کتاب نکل گئی ہے۔ اس کے دفتر مرکزیہ میں صرف ایک سو اڑتیس ۱۳۸ نسخے باقی ہیں۔ خواہش مند حضرات یک صد روپیہ فی نسخہ کے حساب جتنے درکار ہوں جلدی طلب کریں ورنہ اس کے لیے بھی ایڈیشن ثانی کا انتظار کرنا پڑے گا۔

اللہ رب العزت آپ کے حامی و ناصر ہوں۔ والسلام

ناظم دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ۔ ملتان - فون ۷۸۰۹۴

اور رنگ برنگی خوشنما وردی میں ملبوس فوجی بینڈ کی دلکش دھنیں سنوا کر اپنے عوام سے دل بھی موہ لئے تھے۔ لیکن وہ جو کہتے ہیں کہ فوجیوں اور شکاریوں کو معمول سے زیادہ پذیرائی ملنے لگے تو پھر ان کا تلوہ کھجلانے لگتا ہے اور انہیں کچھ کر دکھانے کو جی چاہتا ہے چنانچہ اختر ملک صاحب نے بھی دل ہی دل میں کشمیر میں کچھ کر دکھانے کا پلان بنانا شروع کر دیا لیکن کچھ کرنے کے لئے تو حکومت کی منظوری ضروری ہوتی ہے۔ ان دنوں صدر ایوب خان گرمیوں میں کچھ دن کوہ مری میں رہائش رکھتے تو کوہ مری کے ڈویژن کمانڈر سے ان کی اکثر ملاقات رہتی۔ اسی دوران جنرل اختر ملک نے جناب ایوب خان سے اپنے پلان کا سرسری ذکر کیا اور بتایا کہ کشمیر کا معاملہ کچھ فراموش ہوتا جا رہا ہے۔ اس لئے مناسب ہوگا کہ کچھ چھیڑ چھاڑ شروع کر کے بین الاقوامی برادری کی توجہ ایک بار پھر اس مسئلہ کی طرف مبذول کرائی جائے۔

یہ کوئی نیا نظریہ نہیں تھا بلکہ ایوبی دور سے قبل کی سیاسی حکومتیں بھی کشمیر کا مسئلہ زندہ رکھنے کے لئے وقفہ وقفہ سے کشمیر میں چھیڑ چھاڑ کرتی رہتی تھیں۔ مثلاً جناب سہروردی کی حکومت کے دوران مقبوضہ کشمیر میں پلوں وغیرہ کے خلاف وسیع پیمانے پر دھماکے ہوتے رہے تھے۔ لیکن ۱۹۶۵ء میں صدر ایوب خان ملک کو صنعتی ترقی پر گامزن کرنے کے بعد اب بنیادی جمہوریتوں کے ذریعہ بظاہر سیاسی سکون کے مزے لے رہے تھے اس لئے وہ ذاتی طور پر اب کسی قسم کی فوجی چھیڑ چھاڑ کے خلاف تھے چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ جنرل اختر ملک نے ادھر سے مایوس ہو کر اپنے ہم پیالہ دوست ذوالفقار علی بھٹو کا سہارا لیا۔ دوسری طرف بھٹو صاحب جن کی نظر میں اب وزارت خارجہ ان کے قد سے چھوٹی نظر آ رہی تھی اور اس لئے ان کی نظریں اوپر جا کر کرسی کی صدارت پر پڑ رہی تھیں چنانچہ بھٹو صاحب پہلے سے ہی کسی ایسے موقع کی تلاش میں تھے جو نہ صرف ایوب خان کی کرسی کو کمزور کر سکے بلکہ ان فوجی ستونوں کو بھی کمزور کر سکیں جن کے سہارے ایوب خان کی کرسی قائم تھی۔ بھٹو صاحب کو سکندر مرزا نے ایوب خان کی مارشل لاء کابینہ میں اپنا آدمی سمجھ کر داخل کرایا تھا اور اس طرح مارشل لاء کی پیداوار ہونے کی وجہ سے اور ایوب خانی کابینہ میں سات سالہ تجربہ کی بناء پر آپ کو یہ بات بخوبی واضح ہو چکی تھی کہ پاکستان میں اعلیٰ اقتدار یا تو فوج کے تعاون سے حاصل ہو سکتا ہے اور یا فوج کو کمزور کر کے چنانچہ اپنے اعلیٰ فوجی افسروں سے روابط بڑھانا شروع کئے اور اس میں ان کو جنرل یحییٰ خان اختر ملک اور گل حسن قسم کے افراد کے ہم پیالہ بن جانے کی وجہ سے قریب ہونے میں کوئی دقت نہیں ہوئی۔ چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ بھٹو صاحب نے سوات میں ایوب خان کو اچھے موڈ میں پا کر اختر ملک پلان کا حامی بنا لیا بلکہ ایوب خان کو تاریخ میں فاتح کشمیر کے طور پر قومی ہیرو کی جگہ دلانے کیلئے اس پلان سے بھی بڑھ کر آپریشن کے لئے راضی کر لیا اس کا ذکر آگے چل کر آئیگا۔

بچوں کا کالم

تعارف

واہ رے بانکی چال تیرے کیا کہنے

تحریر:- اشتیاق احمد

قسط نمبر: ۹

آپ جانتے ہیں عورت نبی نہیں ہو سکتی۔

مرزا لکھتا ہے: میں مریم ہوں۔

آپ جانتے ہیں، نبی شاعر نہیں ہوتا۔

مرزا شاعر بھی تھا! اس کے اشعار کا مجموعہ درثمین کے نام سے چھپا۔

آپ جانتے ہیں: کوئی نبی مصنف نہیں ہوتا۔

مرزا کہتا ہے، میں نے انگریزوں کی تعریف میں اتنی کتابیں لکھیں کہ ان سے پچاس الماریاں بھر جائیں۔ (ویسے تو یہ بھی ایک شاندار جھوٹ ہے) تاہم اس نے کتابیں لکھیں۔

آپ جانتے ہیں کہ نبی، کامل عقل اور کامل حافظہ کا مالک ہوتا ہے۔

مرزا کے پاس نہ عقل تھی، نہ حافظہ (یہ اس کی اپنی کتابوں سے ثابت ہے)۔

آپ جانتے ہیں نبی کا دنیا میں کوئی استاد نہیں ہوتا

مرزا کے استاد تھے۔

آپ جانتے ہیں: نبی دنیا میں کوئی دنیاوی امتحان نہیں دیتا۔

مرزا نے تحصیل داری کا امتحان دیا اور اس میں بھی وہ فیل ہی ہوا۔

آپ جانتے ہیں، نبی جائدادوں کے جھگڑوں کے سلسلہ میں کسی عدالت میں نہیں جاتے۔

مرزا نے جائداد کا مقدمہ لڑا۔

آپ جانتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا جھوٹا ہے۔ کیوں کہ آپ نے فرمایا، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

جب کہ مرزا نے دعویٰ کیا، میں نبی ہوں۔

آپ جانتے ہیں: نبی ملازم یا نوکر نہیں ہوتا۔

مرزا نے انگریز کی نوکری کی۔

آپ جانتے ہیں۔ نبی جہاں فوت ہوتا ہے، وہیں دفن ہوتا ہے۔

مرزا لاہور میں مرا، قادیان میں دفن ہوا، اور اس کا دعویٰ تھا کہ روضہ رسول میں دفن ہوں گا۔

(تعارف جاری ہے)

چنانچہ اب ایوب خان کی فرمائش پر جنرل اختر ملک نے کوہ مری ڈویژن ہیڈ کوارٹر میں اپنے پلان کی PRESENTATION تیار کی۔ یہاں تک جو کچھ بیان ہوا ہے وہ جنرل اختر ملک کے سینئر سٹاف کے مشاہدہ اور اندازہ پر مبنی تھا لیکن اس کے بعد جو بیان آتا ہے وہ آپ کے سٹاف کا اپنا عینی مشاہدہ ہے اس لئے اس میں کسی شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں واضح رہے کہ جنرل اختر ملک کا سینئر سٹاف جو اس پلان سے متعلق تھا اس میں کرنل سٹاف اسحاق صاحب جی ون کرنل وقیع الزمان اور کیو کرنل صادق ملک شامل تھے۔ یہ تینوں افسر میرے ذاتی دوست ہیں بلکہ بریگیڈیر وقیع الزمان انڈین ملٹری اکیڈمی ڈیرہ دون میں میرے ہم جماعت بھی تھے چونکہ ان تین اعلیٰ سٹاف میں سو خرالذکر دونوں افسر جنرل اختر ملک کے ہم مشرب یعنی احمدیت سے متعلق تھے۔ اس لئے بعض لوگ ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ کو احمدی سازش ہی کہتے ہیں۔ لیکن میرے خیال میں ایسی کوئی بات نہیں تھی،،

اس مضمون میں جنرل اختر ملک پلان کا بطور خاص ذکر کیا گیا ہے اور مضمون نگار نے یہ بات بھی تسلیم کر لی ہے کہ جنرل اختر ملک قادیانی تھے اور اس کے سینئر سٹاف میں جو تین افراد پر مشتمل تھا دو قادیانی تھے۔ جو جنرل خود قادیانی ہو اور اس کے سینئر سٹاف میں بھی دو قادیانی ہوں ایسے میں کون اس بات پر یقین کر سکتا ہے کہ یہ اختر پلان جس کا ذکر مضمون نگار نے کیا ہے سازش نہیں تھی۔ ہر قادیانی خواہ وہ عام ہو یا خاص۔ جب اپنے نام نہاد خلیفہ سے بیعت کرتا ہے تو وہ اس سے مکمل وفاداری کا عہد کرتا ہے۔ بیعت کے بعد وہ فوج یا سول کے کسی بھی عہدے پر چلا جائے اور اس عہدے کا حلف بھی اٹھالے پھر بھی وہ اپنے پیشوا یا نام نہاد خلیفہ کا وفادار رہتا ہے کیونکہ اس سے وفاداری اس کے ایمان کا جزو ہے۔ وہ نہ صرف اس کا وفادار رہتا ہے جس کے ہاتھ پر بیعت ہوتا ہے بلکہ اس سے پہلے جو پیشوا مر چکے ہیں ان سب کا وفادار ہوتا ہے اور یہ سلسلہ مرزا غلام احمد قادیانی تک جا پہنچتا ہے۔ جنرل اختر ملک اور اس کے سینئر سٹاف کے دو افسروں نے بھی یہ بیعت کی ہوئی تھی اس لئے وہ ملک یا فوج سے زیادہ اپنے پیشوا کے وفادار تھے۔

یہ بات ریکارڈ پر موجود ہے کہ قادیانی ایک عرصہ سے حکومت کرنے کا خواب دیکھ رہے ہیں زیادہ تر ان کی نگاہیں کشمیر پر ہیں اس لئے کہ ہندوستان سے جانے کا راستہ ضلع گورداسپور سے ہو کر جاتا ہے جہاں ان کا مرکز اور مرزا قادیانی کی جنم بھومی قادیان ہے اس لئے ان کی

”قادیانی پر لعنتوں کی بارش“ نے آگ بجھادی، ایک عجیب واقعہ

رپورٹ: ابو الیف آر۔ ایم دوست محمد سہتانی بلوچ

مرزا قادیانی نے نبوت کا ہی دعویٰ نہیں کیا۔ بلکہ اس ملعون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر ہونے کا بھی دعویٰ کیا تھا۔ جس پر وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ملعون و مردود ہوگیا اب اگر کوئی اس پر لعنت بھیجتا ہے تو وہ مستحق اجر و ثواب ہے۔ گذشتہ دنوں علاقہ گڈاپ کے حاجی سہتانی گوٹھ میں ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ ہوا یوں کہ اس گوٹھ کے ارد گرد (چاروں طرف) کانٹے دار درخت کیکر کی باڑھ ہے۔ نماز مغرب یعنی آذان اور نماز کے درمیان اس باڑھ میں اچانک آگ بھڑک اٹھی ہوا بہت تیز چل رہی تھی۔ اللہ کی خاص عنایت اور فضل کے بغیر اس زوردار آگ پر قابو پانا انتہائی مشکل تھا جو لوگ‘ نماز میں مشغول تھے وہ نماز سے فارغ ہوتے گئے اور آگ بجھانے کے لیے دوڑتے گئے اس وقت تک سات سو فٹ باڑھ آگ کی لپیٹ میں آچکی تھی شعلے تھے کہ بلند سے بلند ہوتے جا رہے تھے اتنے میں کافی لوگ بھی جمع ہو گئے انہوں نے ایک آواز سنی۔

قادیانی پہ لعنت ہزار بار قادیانیوں پہ لعنت بار بار
قادیانی پہ لعنت بیشمار

یہ تین بچیاں جن کی عمر تین چار سال کی تھیں زور زور سے مرزا قادیانی پر لعنتوں کی بارش برسا رہی تھیں خدا کی قدرت دیکھئے کہ مرزا قادیانی پر اس لعنتوں کی بارش نے فائر بریگیڈ کا کام دیا۔ اور چند منٹوں ہی میں آگ پر قابو پا لیا گیا۔ وہاں کے ہر شخص کی زبان پر جاری تھا کہ اتنی تیز آگ کا قابو میں آنا بہت ہی مشکل تھا جب کہ ہوا بھی تیز چل رہی تھی لیکن ننھی اور معصوم بچیوں کی مرزا قادیانی اور قادیانیوں پر لعنتوں کی بارش نے آگ بجھادی سب لوگ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنے اپنے گھروں کو واپس لوٹ آئے۔ فالحمدللہ۔

لگا ہیں کشمیر پر جمی ہوئی ہیں قادیانیوں کے دوسرے پیشوا مرزا محمود نے کہا تھا کہ "وہاں (یعنی کشمیر میں) تقریباً اسی ہزار احمدی (قادیانی) آباد ہیں۔ وہاں مسیح اول (یعنی حضرت مسیح ابن مریم) دفن ہیں اور (نام نہاد) مسیح ثانی (مرزا قادیانی) کے پیروکاروں کی بڑی جماعت آباد ہے۔ جس ملک میں دو مسیحوں کا دخل ہو اس کی فرماں روائی کا حق احمدیوں (قادیانیوں) کو پہنچتا ہے" تفصیل کے لئے دیکھئے تاریخ احمدیت جلد ششم ص ۴۴۵ تا ۴۹۷)

روزنامہ نوائے وقت میں مضمون نگار نے جس اختر پلان کا ذکر کیا ہے اس کے پس منظر میں یہی سازش کار فرما تھی کہ کسی طرح کشمیر ہمارے قبضے میں آجائے اور وہاں ہم اپنی ایک حکومت تشکیل دے سکیں جس کا سہرا یقیناً قادیانی جماعت جنرل اختر ملک کے سر باندھتی لیکن قادیانیوں کی بدقسمتی کہ اختر ملک پلان کامیاب نہ ہو سکا اور کشمیر میں قادیانی حکومت نہ بن سکی۔

۱۹۶۵ء کی جنگ جنرل اختر ملک قادیانی نے باصرار شروع کرائی تھی سب سے پہلے اختر ملک نواب آف کالا باغ مرحوم کے پاس گئے اور ان کے ملٹری سیکرٹری سے مل کر نواب صاحب سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی انہوں نے ملاقات کے بارے میں ٹال مٹول سے کام لیا لیکن بعد میں جب نواب صاحب نتھیا گلی گئے تو ملاقات کا موقع پیدا کر لیا جنرل اختر ملک نے نواب صاحب سے کہا:۔ "میں صدر ایوب کو آمادہ کروں کہ یہ وقت کشمیر پر چڑھائی کرنے کیلئے بہترین ہے یقین ہے کہ ہم کشمیر حاصل کر پائیں گے۔ مجھے حیرت ہوئی کہ بیٹھے بٹھائے جنرل کو کیا سوجھی؟ بہرحال میں نے عذر کر دیا کہ میں فوجی ایکسپرٹ ہوں نہ مجھے جنگ کی مبادیات کا علم ہے۔ آپ خود ان سے بات کریں۔ انہوں نے (اختر ملک) کہا کہ صدر نہیں مانتا وہ کہتا ہے کہ اس لڑائی کے فوراً بعد بھارت براہ راست پاکستان کی بین الاقوامی سرحدوں پر حملہ کر دے گا۔ میں نے کہا صدر ایوب لازماً خیال کریں گے کہ اعوان اس کے خلاف سازش کر رہا ہے؟ جنرل اختر ملک مجھ سے جواب پا کر چلے گئے۔ اسی اثناء میں سی آئی ڈی کی معرفت مجھے ایک دستی اشتہار ملا جو آزاد کشمیر میں کثرت سے تقسیم کیا گیا اس میں لکھا تھا کہ:۔

ریاست جموں و کشمیر انشاء اللہ آزاد ہوگی اور اس کی فتح و نصرت احمدیت کے ہاتھوں ہوگی۔ (پیشگوئی مسیح موعود) اور یہ میرے لئے ناقابل فہم نہ تھا کہ جنرل ملک اس پیشگوئی کو سچا ثابت کرنے کے لئے دوڑ دھوپ کر رہے ہیں۔ (روایت نواب آف کالا باغ امیر محمد خان گورنر مغربی پاکستان بحوالہ عجمی اسرائیل از آغا شورش کاشمیریؒ)

جناب آغا صاحب مرحوم تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے "جب ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب سے اس کا ذکر کیا تو وہ حیران ہوئے اور انہوں نے مجھے کہا کہ:۔

"سر ظفر اللہ قادیانی نے امریکہ میں پیغام دیا کہ میں صدر ایوب کو آمادہ کروں کہ یہ وقت کشمیر پر چڑھائی کے لئے موزوں ہے۔ (عجمی اسرائیل)

جیسا کہ مضمون نگار نے خود تذکرہ کیا ہے کہ کشمیر میں چھیڑ چھاڑ تو پہلی حکومتیں بھی کرتی رہی ہیں لیکن اختر ملک قادیانی جو پلان بنا رہا تھا وہ یہ تھا کہ ہمارے نبی (مرزا قادیانی) کی چونکہ پیشگوئی (کوئی گول مول پیشگوئی ہوگی جسے کشمیر پر چسپاں کر دیا) موجود ہے اور وہ اس کے ایمان کے مطابق پوری ہوگی لہٰذا کیوں نہ وہ اس پیشگوئی کا مصداق بن جائے اس لئے اس نے کشمیر میں چھیڑ چھاڑ کا پلان تیار کیا اور اپنے ہم نوالہ و ہم پیالہ دوستوں سے مل کر صدر ایوب خان مرحوم کو رام کر لیا۔ کشمیر نے نہ ملنا تھا نہ ملا البتہ ۱۹۶۵ء کی جنگ کا نتیجہ یہ نکلا جیسا کہ مضمون نگار نے بھی ذکر کیا ہے کہ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر اس وقت کشمیر مل جاتا تو قادیانیوں نے یہ شور مچانا تھا کہ دیکھو ہمارے نبی (مرزا قادیانی) کی پیشگوئی پوری ہو گئی اگر کشمیر نہیں ملا اور مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی بنیاد پڑ گئی پھر بھی قادیانیوں کا مقصد حل ہو گیا اس لئے کہ قادیانیوں کے دوسرے پیشوا آنجہانی مرزا محمود نے بھی ایک پیشگوئی کی تھی اور وہ یہ تھی:۔

"میں قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے لیکن قوموں کی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی کرنا پڑے تو یہ اور بات ہے ہم ہندوستان کی تقسیم پہ رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائیں۔

(الفضل ۱۷ مئی ۱۹۴۷ء)

یعنی ہم ہندوستان کی تقسیم اور قیام پاکستان پہ خوشی سے نہیں مجبوری سے رضامند ہیں اور ہم پھر کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح پھر یہ متحد ہو جائیں اور دوبارہ اکھنڈ بھارت بن جائے ۱۹۶۵ء کی جنگ جو قادیانی جنرل کے پلان اور مرزا محمود کی ہدایت پر لڑی گئی اس سے پاکستان ٹوٹنے کی بنیاد پڑ گئی تھی جس کا نتیجہ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں سقوط مشرقی پاکستان کی صورت میں ظہور پذیر ہوا۔ اس جنگ میں قادیان کی ذیلی تنظیم کے ایک رکن رکین مسٹر ایم ایم احمد کا کردار نمایاں تھا جس کا اظہار راؤ فرمان علی صاحب بھی کر چکے ہیں اور مشرقی پاکستان کے ممتاز سیاست دان مولوی فرید احمد نے بھی کیا تھا۔

باقی ص ۲۶ پر

عبد الخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر ایف - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون ۲۰۵۵۰۷۲ -

یاد رفتگاں

محاسبہ مرزائیت اور مولانا مرتضیٰ احمد خان میکش

تحریر: محمد صدیق شاہ بخاری لاہور

گورا چٹا رنگ، چمکدار آنکھیں، کھلتی ہوئی روشن آنکھیں، چوڑا چکلا سینہ، مضبوط قویٰ اور دوہرا جسم، سنجیدہ جوشیلا لیکن باتوں میں شیرینی اور حلاوت، انگریز کا پیدائشی دشمن، نسبی اعتبار سے درانی، ماحول اور بود و باش کی رو سے کٹھیٹ پنجابی۔ ایک متوسط لیکن علم دوست خاندان کا چشم و چراغ" یہ ہیں وہ چند الفاظ جن سے میکش کی شخصیت کا خاکہ اشرف عطا نے کھینچا ہے ۱۸۹۹ء میں جالندھر کے مضافات میں مرید احمد خان کے گھر جنم لیا مرتضیٰ احمد خان میکش کو اکثر لوگ تاریخ و ادب، صحافت و سیاست کے حوالے سے جانتے ہیں مگر وہ حوالہ جو ان سب حوالوں پر ہمیشہ حاوی رہا وہ میکش کا مسلمان ہونا ہے اور بقول شورش مرحوم کے "وہ حنفی العقیدہ مسلمان تھے آخر وقت تک مسلمان ہی رہے جب جوان تھے تب بھی مسلمان تھے عمر کی آخری منزل میں قدم رکھا تو مسلمان کیا متشدد مسلمان رہے" راہ زیست کی تمام گھاٹیوں میں اسلام کی ابدی روشنی اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا روشن چراغ ہمیشہ ان کے سنگ رہا۔

جس طرح اک قطرے سے جھکے بغیر مٹی عرفان کی نسبت سے بے کشش کہلائے اسی طرح عشق رسولؐ کا بھی ان کا ایک اپنا انداز تھا۔ علامہ اقبال کے ہاں محفل سجی تھی کہ حضور اقدسؐ کا تذکرہ آیا تو بس علامہ کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے، میکش نے کہا علامہ یہ کیا عمر رفتہ والا عشق ہے کہ ادھر نام سنا ادھر رونا شروع کر دیا۔ اقبال جو نیم دراز تھے اٹھ کر بیٹھ گئے اور پوچھا کہ پھر عشق کیسا ہونا چاہیئے۔ فرمایا کہ عشق ہو عمر فاروقؓ سا کہ محبوب کے دشمنوں سے دشمنی اور سخت نفرت ہو۔ اقبال نے اس بات کی حقیقت کو تسلیم کیا میکش کا بھی یقیناً عشق اور غلامی رسولؐ کا یہی انداز تھا جس سے انہیں امت مسلمہ کے سب سے بڑے فتنہ یعنی مرزائیت کے خلاف صف آرا کر دیا اور اس صف آرائی میں درد دل رکھنے والوں کی توجہ ان مرزائیوں کی طرف مبذول کروائی جو بقول ان کے اپنی بے حمیتی، علمی کم مائیگی اور ضعیف الاعتقادی کے باعث شوریدہ بختان ازلی کے دام فریب کا شکار ہو چکے ہیں چنانچہ انہوں نے روزنامہ "احسان" میں یہ اعلان کیا کہ قادیانیوں کو اگر اسلامی عقائد میں شبہات ہیں تو پیش کریں ان کے حل کی پوری کوشش کی جائے گی چنانچہ بہت سے لوگوں نے خطوط لکھے جن کی تلخیص کرتے ہوئے انہوں نے ان کو نو سوالوں میں سمو دیا ان کے یہ جوابات اخبار میں متعدد بار شائع ہوئے بعد ازاں یہی جوابات متعدد اضافوں کے ساتھ "مرزائی نامہ" کی صورت میں وجود میں آئے جو کہ فتنہ مرزائیت کے استیصال کے لئے بہت اہم سرمایہ ہے اس اہم کام میں میکش نے اپنی روایتی فراخ دلی سے کام لیتے ہوئے مسلکی اور گروہی تعصبات سے بالاتر ہو کر تمام جید علماء سے استفادہ کیا جن میں مولانا ابو الحسنات حکیم سید محمد احمد صاحب خطیب مسجد وزیر خان لاہور، مولانا عبدالحنان صاحب خطیب مسجد آسٹریلیا لاہور اور مولانا احمد علی لاہوری بطور خاص قابل ذکر ہیں مرزائی نامہ کتابی شکل میں پہلی بار ۱۹۳۸ء میں شائع ہوا اس کے مباحث آج بھی اتنے ہی مفید ہیں جتنے اس وقت تھے آج بھی متلاشیان حق اس سے نشان منزل پا سکتے ہیں اور ضعیف الایمان اپنا ایمان مضبوط کر کے فتنہ "قادیانیت" سے بچ سکتے ہیں۔ اس بات کا ذکر بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ بوجہ صحافیانہ مصروفیات کے جب میکش کچھ دیر کے لئے قادیانی سوالات کے جوابات کا سلسلہ جاری نہ رکھ سکے تو حسب عادت مرزائیوں نے فوراً اسے اپنے کذاب نبی کی کرامت کہا اور "الفضل" نے یہ دعوے داغنے شروع کر دیے کہ "قادیانیت کے کاسۂ سر پر اسلام کا ابر شکن گرز چلانے والے میکش کے ہاتھ شل ہو گئے ان کے دماغ کی ساری قوتیں سلب کر لی گئیں اور اس کا گرز پاش پاش ہو گیا" وغیرہ۔ میکش ان تمام باتوں کو ایک اولوالعزمی سے سنتے رہے مگر جب انہوں نے جوابات کا در پھر وا کیا تو قادیانیت پھر دم دبا کر بھاگ گئی قرآن و سنت کے مسکت و مدلل دلائل کے ساتھ ساتھ میکش نے ان سوالات کے بڑے ٹھوس عقلی جواز بھی فراہم کئے جیسا کہ روح عیسیٰ کے مسئلہ میں مگر بہرصورت ایک سچے مومن کی طرح وہ دل کے ساتھ پاسبان عقل کے قائل تو ہیں مگر صرف وہ جو قرآن و سنت کے دائرے میں ہو اسی لئے وہ لکھتے ہیں

"اگر آج انسان کی عقلیں اسے (روح عیسیٰ) اور اس جیسے دوسرے معجزات کو سمجھنے سے قاصر ہیں تو ہوا کریں ایک وقت آئے گا جب نوع انسان پر یہ سارے اسرار منکشف ہو جائیں گے۔ قرآن حکیم کے بیان کردہ ان حقائق کو جن کے سمجھنے سے ابھی تک انسان کی محدود عقلیں قاصر ہیں تسلیم نہ کرنا ایک کھلا ہوا الحاد ہے فرد مسلم دفرد مومن

کا فرض یہ ہے کہ قدرت خداوندی کے منشا سمجھ کر اپنے علم وفہم کے مطابق سمجھنے کی کوشش جاری رکھے جو باتیں اس کی سمجھ میں نہ آئیں انہیں اپنے قصور فہم کا اعتراف کرتے ہوئے قبول کرے اور جان لے کہ اعلم وخبیر صرف خدا کی ذات ہے۔

مرزائی نامہ سے آگے بڑھیں تو ۱۹۵۳ء کی عظیم تحریک ختم نبوت میں بھی میکش مسند آرا نظر آتے ہیں یہ وہ زمانہ منیر انکوائری کمیشن قائم ہوا تو میکش کے حصہ میں مسلمانوں کی وکالت آئی جو ان کے لئے بہت بڑا اعزاز تھا اور اس کام کو انہوں نے بھی اعزاز سمجھ کر ہی نبھایا اسی لئے جب مذکورہ عدالت نے ایک موقع پر ان سے سوال کیا کہ آپ ان کی (امیر شریعتؒ) وکالت کیوں کر رہے ہیں تو میکش نے فرمایا کہ میں تو مجلس عمل کا وکیل ہوں جس میں تمام دینی جماعتیں شامل ہیں نیز یہ کہ مجھے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری سے سیاسی اختلاف ہے مگر مرزائیت کے احتساب کے لئے میں ان کا پوری قوم پر احسان سمجھتا ہوں اگر شاہ صاحب مرزائیت کا احتساب نہ کرتے تو آج پورا ملک مرزائیت کے دام تزویر میں ہوتا۔ یہ سن کر منیر کا منہ لٹک گیا (تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء۔ از مولانا اللہ وسایا)

اس عدالت میں میکش نے جس طرح وکالت کی اور جس انداز سے گواہوں پر جرح کی اس سے بڑے بڑے قانون دان ان کا لوہا مان گئے۔

خواجہ ناظم الدین، حمید نظامی اور ظفر اللہ قادیانی کا بیان مذکورہ عدالت میں لیا گیا نظامی صاحب نے عدالت میں کہا کہ پنجاب حکومت نے اخبارات کو اشتہارات کی مد میں لاکھوں کی رقم دی اور انہوں نے مرزائیوں کے خلاف تحریکوں کو پروان چڑھایا حالانکہ مجلس عمل کی ترجمانی روزنامہ آزاد کر رہا تھا اور ایسے اشتہارات کی مد میں کوئی رقم حکومت نے نہ دی تھی یہ ان کا محض عذر لنگ تھا میکش نے روزنامہ نوائے وقت کا ایک اداریہ پیش کر دیا جس میں درج تھا کہ کہا جاتا ہے کہ مرزائیت کے خلاف تحریک اس لئے اٹھتی ہے کہ مرزائیوں کے عقائد گمراہ کن اور اشتعال انگیز ہیں انہیں کے باعث تحریک اٹھتی ہے آپ کا عدالت کا بیان اور اداریہ دونوں میں فرق ہے کون سا صحیح ہے تو اس پر وہ اپنا سا منہ لے کر رہ گئے (تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء مولانا اللہ وسایا) منیر انکوائری رپورٹ اگرچہ مسلمانوں کے خلاف بغض وعناد کا پلندہ ہے تاہم اس میں بھی مجلس عمل کے وکیل کی حیثیت سے مرتضیٰ احمد خان میکش کی قابلیت کا اعتراف کیا گیا ہے اور بعد ازاں جب نوائے پاکستان کے مدیر کی حیثیت سے میکش نے اس رپورٹ کا تجزیہ کیا جو کہ جامع مدلل غیر جانبدارانہ اور عقل سلیم کے تقاضوں کے عین مطابق تھا۔ تو انکوائری کمیشن کے دونوں ارکان نے میکش کے اسلوب نگارش کی تعریف کی بلکہ جسٹس منیر نے میکش صاحب کو ایک ذاتی مکتوب لکھا جس میں ان کی لیاقت کو سراہا۔ قادیانیت کے ساتھ ساتھ میکش مرحوم لاہوری مرزائیوں سے بھی غافل نہ رہے کیونکہ لاہوری ٹولہ تو قادیانیوں سے بھی زیادہ عیار ثابت ہوا ہے۔ وہ مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کو چھپا کر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی امت کے دوسرے مسلمہ بزرگوں کی طرح ایک بزرگ اور مجدد تھا میکش نے لاہوری مرزائیوں کے ان معتقدات کا آپریشن بھی خوب کیا ہے اور اسی سلسلہ میں جب لاہوری مرزائی منظور الٰہی نے صوفیائے کرام کے بعض اقوال نقل کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ مرزا قادیانی کی شطحیات کو اسی پر قیاس کر لیا جائے تو میکش نے جہاں علمی سطح پر منظور الٰہی کی اس دلیل بے وزن کا جواب دیا وہاں یکم مارچ ۱۹۳۴ء کا الفضل دکھا کر بھی اسے خاموش کر دیا جس میں لاہوری جماعت کے امیر محمد علی کے متعلق لکھا ہے کہ "یہ چور بھی ہے اور سینہ زور بھی چور اس لئے کہ وہ قادیان کی انجمن احمدیہ کے تنخواہ دار ملازم کی حیثیت سے قرآن کا ترجمہ کر رہے تھے کہ جھوٹ بول کر اور حکم دے کر قادیان سے مسودہ سمیت نکل آئے اور سینہ زور اس لئے کہ انہوں نے جلب زر کی خاطر اس بات کی ہر ممکن کوشش کی ہے کہ اس ترجمہ میں مرزا قادیانی کے دعاوی کی صداقت کا ذکر تک نہ آنے پائے" میکش نے لاہوری مرزائیوں کو مشورہ دیا کہ پہلے الفضل کی بات کا جواب دے لو اور اپنے امیر کی خبر لے لو پھر صوفیا کی بات کرنا۔

میکش سا ہمہ جہت اور جامع صفات انسان ۲۷ جولائی ۱۹۵۹ء کو اگرچہ اس دار فانی سے کوچ کر گیا مگر ایک نامور صحافی، عالم دین، مورخ سیاست دان، مسلمانوں کے علیحدہ وطن کے محرک اول اور سب سے بڑھ کر یہ کہ صف محاسبۂ مرزائیت کے صافر کے طور پر ان کا نام ہمیشہ یاد رہے گا کہ ختم نبوت کی راہوں پہ گامزن راہی ان پر مرحبا کرتے ہیں۔

نجات کا ذریعہ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور عرض کیا:

"نجات کا کیا ذریعہ ہے"؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اپنی زبان کو قابو میں رکھو، اپنے گھر میں پڑے رہو، اپنے گناہوں پر روؤ۔"

(مشکوٰۃ شریف)

معراج جسمانی سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

قادیانی اور دوسرے منکرین معراج کے شبہات و اعتراضات کا جواب

از: مولانا عتیق احمد صدیقی

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا
من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی
بارکنا حولہ لنریہ من آیاتنا انہ
ھو السمیع البصیر ہ

(سورہ بنی اسرائیل آیت ۱)

یہ ایک بدیہی و ناقابل تردید حقیقت ہے کہ جس طرح انسان اور جملہ مخلوقات اپنے وجود میں خالق و موجود کی محتاج و دستنگر ہے اسی طرح اس کی بقا و زندگی کا مدار بھی رب العزت و پروردگار عالم کی رحمت و مشیت پر ہے۔

اسی طرح یہ بھی حقیقت واقعیہ ہے کہ موجودات عالم میں اجناس کو انواع کا اور انواع کو افراد کا جامعہ پہنانے والی وہ خصوصیت موہوبہ خداوندی ہیں جن کو خلق ارض وسماء نے اپنی مخلوقات میں علیحدہ ودیعت رکھا ہے، نباتات کو جمادات پر اگر کوئی فوقیت حاصل ہے تو صرف یہ کہ نباتات میں مادہ نمو و ترقی موجود ہے اور جمادات اس سے محروم، حیوانات کو نباتات پر اگر کوئی تفوق ہے تو یہ کہ اس میں علاوہ قوت نمو کے مادہ حس و حرکت بھی موجود ہے اور انسان کو حیوانات سے جدا کرنے والی اگر کوئی چیز ہے تو وہ صرف اس کی قوت ادراک و عقل و فہم و فراست ہی ہے جس کو قدرت کاملہ نے عطا فرما کر اور انسان کو مخلوقات ارضی و سماوی سے بزرگ تر بنا کر اپنی خلافت کے منصب جلیل کے لیے منتخب فرمایا ہے:۔

ولقد کرمنا بنی آدم وحملنٰھم فی
البر والبحر ورزقنٰھم من الطیبٰت و
فضلنٰھم علیٰ کثیر ممن خلقنا تفضیلا ہ

ترجمہ:۔ "اور البتہ ہم نے عزت دی ہے اولاد آدم کو اور سواری دی ان کو جنگل اور دریا میں اور روزی دی ہم نے ان کو ستھری چیزوں سے اور بڑھایا ان کو بہتوں سے۔ جس کو پیدا کیا ہم نے بڑائی دے کر"

اس کے بعد ساتھ ہی یہ حقیقت بھی محتاج دلیل نہیں کہ تمام مخلوق اپنی ان خصوصیات کے لحاظ سے متفاوت المرتبہ ہیں کسی میں کمی اور کسی میں زیادہ چونکہ وہ عطا غیر اور موہوب خداوندی ہیں اس لیے ہر ہر شخص کو حسب لیاقت و قابلیت حکیم مطلق کی طرف سے علیحدہ علیحدہ عطا کی گئیں تو ظاہر ہے کہ علم و عقل، ادراک و فہم بھی ہر شخص کو حسب قابلیت عطا کیا گیا ہو اور یہ ایک ایسی مشاہد چیز ہے کہ جس کا انکار نہیں ہو سکتا کہ عقول انسانی نہ صرف باعتبار انواع بلکہ باعتبار افراد کے ہر ہر شخص کی مختلف کم و بیش ہیں اور چونکہ عقل کامل لامتناہی خاصہ خداوندی ہے اس لیے مخلوق کا علم و فہم بھی محدود الخلقت ہونے کی طرح محدود و ناقص ہی ہوگا۔ چنانچہ اس دنیا میں جہاں ارسطو، فیثا غورث، افلاطون و جالینوس جیسے مجسمہ عقل و حکمت کا وجود پایا جاتا ہے وہیں عقل سے کورے سفید کودن لوگوں سے بھی دنیا خالی نہیں ہے عقل محض رہبر کامل نہیں ہو سکتی۔ اس تفاوت علم و عقل سے صاف ظاہر ہے کہ محض عقل و علم رہبر کامل و منزل مقصود کے لیے ہادی مطلق ہونے کے کافی و ضامن نہیں ہو سکتے بلکہ اس علم و ادراک کی باگ جس قادر مطلق کے ہاتھ میں ہے بدون اس کی اعانت و دستگیری منزل مقصود تک رسائی محال ہے

گر نہ باشد فضل ایزد دستگیر
در ہمیں علم و عقل آں اسیر!

اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک زبردست لشکر جرار جس کا ہر ہر سپاہی فن سپاہ گری کا ماہر اور قوت و جرأت کا مالک ہونے کے باوجود جرنیل و سپہ سالار کے حکم و ارشاد کے خلاف محض اپنی قابلیت و طاقت کے بل بوتے پر اگر ... حرکت کر بیٹھے تو جہاں وہ فتح و نصرت سے محروم رہ کر ... ہلاکت و تباہی کا باعث بنے گا وہیں سپہ سالار کی ذمہ داری اور اس کے حفظ و امان سے نکل کر اپنی اس تباہی اور ... کے نتائج کا خود ذمہ دار ہوگا۔

من عمل صالحاً فلنفسہ ومن اساء
فعلیھا وما ربک بظلام للعبید ہ ومن
یتعد حدود اللہ فقد ظلم نفسہ۔

ترجمہ: جس نے بھلائی کی سو اپنے نفس کے لیے اور جس نے برائی کی تو اس کا خمیازہ اسی کے اوپر اور آپ کا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں" "اور جس نے اللہ کے حدود سے تجاوز کیا پس اس نے اپنے نفس پر ہی ظلم کیا"

ٹھیک اور بالکل ٹھیک اسی طرح حضرت انسان بھی اگر محض اپنی عقل و ادراک کو رہبر کامل تصور کر کے اسی کے بل بوتے پر خدائی فرامین و احکامات کو قابل وقعت ... کے سراپا حکمت و مصلحت صریح ارشادات کو ... اپنی محدود عقل کے تابع بنانے کی سعی کرے تو وہ بھی ... فائز المرام و بامراد نہیں ہو سکتا۔

یہی وہ عقلی فلسفہ تھا جس نے فرمان الٰہی کے ... میں سب سے پہلے اجتہاد مطلق کرنے والے ابلیس کو ... کے لیے راندہ درگاہ کر کے ہمیشہ کے لیے خسران و حرماں کے گڑھے میں گرا دیا۔

قال اسجد لمن خلقت طیناہ قال

انا خیر منہ خلقتنی من نار وخلقتہ من طین۔

ترجمہ: "کہا (شیطان نے) کیا میں سجدہ کروں ایک ایسے شخص کو جس کو تو نے مٹی سے پیدا کیا۔ کہا (شیطان نے) میں بہتر ہوں اس سے مجھ کو تو نے نار سے پیدا کیا اور اس کو پیدا کیا مٹی سے۔"

یہیں سے تقلید و اجتہاد مطلق کے بھی اہم پہلوؤں پر روشنی پڑ سکتی ہے (قصہ بر) غرض یہ ہے کہ ناقص جب تک کامل کا تابع اور ارذل اشرف کا مطیع نہ ہو کامیابی اور فائز المرامی محال ہے۔

منکرین معراج جسمانی کو عقلی دھوکہ

اسی عقل کی کوتاہی اور اسی پر بھروسہ کرنے کی مجبوری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج جسمانی سے انکار کرنے پر لوگوں کو مجبور کیا جس کی خبر حق جل مجدہ نے اپنے کلام پاک میں نہایت صاف و صریح الفاظ میں دی ہے۔ ایک مسلمان بحیثیت مسلمان ہونے کے اللہ کو اپنے خالق و معبود، قادر و پروردگار ماننے کے بعد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچا و برگزیدہ پیغمبر تسلیم کرنے کے بعد کس طرح جرات کر سکتا ہے کہ خدا کی وحی کی ہوئی اور نبی کی کہی ہوئی بات پر شک و شبہ و تامل و توہم کی دلدل میں پھنس کر اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ یہی وجہ ہے کہ کامل ایمان اور راسخ عقیدہ قلب نے اس خبر کو سن کر آمنا و صدقنا کی لبیک بلند کی اور زمین و آسمان میں صدیق کے معزز لقب سے نوازا گیا۔ لیکن جہاں اس وقت بغض و عناد کی بھڑکتی ہوئی آگ نے کھلی نشانیوں سے انکار کرنے پر مجبور کر کے ابدالآباد کی شقاوت منکرین کے نامہ اعمال میں لکھ دی ہیں آج بھی نیچریت و مغربیت کی رو میں بہنے والے عقل نارسا کو ہر کامل تصور کرنے والے یا اپنی نفسانی اغراض کے مقابلے میں خدائی احکام و ارشادات کو ٹھکرانے والے ایسے انسان موجود ہیں کہ جو کہیں خرق و التیام آسمان کی آڑ میں اور کہیں طبقات ناریہ و زمہریریہ سے جسد عنصری سے گزرنے کو محال سمجھنے کے پردہ میں اور کہیں اتنے قلیل عرصہ میں اتنی سیر و سیاحت کے ممتنع الوقوع ہونے کی دلدل میں پھنس کر یا تو سرے سے ہی معراج کے منکر ہو بیٹھے یا روایات قویہ کی تردید سے مجبور ہو کر بہت سے معراج روحانی یا منامی کے قائل ہو گئے جیسا کہ سر سید مرحوم اور دیگر بندگان عقل و فہم اور پنجاب کے مدعی نبوت قادیان نے اپنے سے پہلے گم کردگان راہ ہدایت کی تقلید میں نہایت صریح الفاظ میں معراج جسمانی کا انکار کر کے جرات کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسری کا دعویٰ کیا۔

چنانچہ ازالہ الاوہام میں لکھتا ہے:

"یہ معراج جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔ اس کشف بیداری سے یہ حالت زیادہ اصفیٰ و اجلیٰ ہوتی ہے اور اس قسم کے کشفوں میں مولف خود صاحب تجربہ ہے۔ (ازالہ ص ۴۷)

یہ ہے پنجاب کے مدعی نبوت کی قرآن دانی اور دعویٰ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت۔

استحالات معراج جسمانی کی تردید

حالانکہ اگر عقل نارسا کی رہبری میں اس مسئلہ پر غور فرمایا جائے اور واقعات و مشاہدات کو سامنے رکھا جائے تو یقیناً "ان فرضی توہمات کا جن اور سائنس و فلسفہ کا بھوت خود بخود ان کے سر سے اتر جائے۔" لیکن جب ہی جبکہ اغراض و خواہشات نفسانی سے الگ ہو کر محض تلاش حق مقصود ہو۔ سرعت رفتار حرکت کی سرعت و قلت رفتار چونکہ ایک اضافی چیز ہے جس کی کوئی حد دی انتہا مقرر نہیں۔ جیسا کہ آج کل ریل اور موٹر و طیاروں وغیرہ کی حرکت عینی مشاہدہ ہیں کہ اگر ایک ریل گاڑی ۲۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چل سکتی ہے تو موٹر کار ۱۰۰ میل فی گھنٹہ اور طیاروں کی اینجن طاقت اس سے زائد پرواز کر سکتی ہے نیز بقول حکمائے جدید بجلی ایک منٹ میں پانچ سو مرتبہ زمین کے گرد گھوم سکتی ہے اور بعض سیارے ایک سال میں آٹھ لاکھ اسی ہزار میل حرکت کر سکتے ہیں۔

نیز انسان کی حرکت شعاعیہ نظر اٹھا کر دیکھنے سے ایک آن میں ہزاروں میل آسمان تک بلکہ اگر سماوات حائل نہ ہوں تو اس سے بھی آگے پہنچ سکتی ہے۔

تو جو خدا آگ اور پانی اور بجلی میں یہ طاقت دے سکتا ہے کہ جس کے ذریعہ سے انسانی دماغ اس درجہ سرعت رفتار قدرت حاصل کرے تو اس خدا کی قدرت سے یہ چیز بعید ہے کہ وہ اپنی قدرت کاملہ سے ایک جسم عنصری کو براق برق رفتار کی سواری سے چشم زدن میں کہیں سے کہیں پہنچا دے اور اتنی قلیل مدت میں سطح ارض سے گزر کر ملکوت و سماوات کی سیاحت کر کے واپس آ جائیں ورآنحالیکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا ارشاد ہے آصف بن برخیا کا آنکھ جھپکنے کے اندر بلقیس کے تخت کو قصبہ یمن سے اقصیٰ شام میں لا رکھنا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت کا مہینوں کی مسافت کو لمحوں میں طے کرنا قرآن عزیز میں مصرح موجود ہے۔

قال الذی عندہ علم من الکتاب انا اتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک فلما راٰہ مستقراً عندہ وایضاً قال تعالیٰ و سخرنا لہ الریح تجری بامرہ و رواحہا شہر و لسلیمان الریح غدوھا شہر۔

ترجمہ: "بولا وہ جس کے پاس تھا علم کتاب میں لائے دیتا ہوں تیرے پاس اس کو آنکھ جھپکنے سے پہلے پھر جب دیکھا اس کو رکھا ہوا اپنے پاس۔ یعنی ہم نے حضرت سلیمانؑ کے لیے ہوا کو مسخر کر دیا کہ وہ ہوا ان کے تخت کو بہت تھوڑی دیر میں مہینوں کی مسافت پر لے جا کر رکھ دیتی ہے۔"

تو کیا ان مشاہدات کے ہوتے ہوئے بھی کسی بے عقل کی عقل اس پر مجبور کرے گی کہ جو خدا سلیمان علیہ السلام پیغمبر کے لیے کثافت و جرم کے ساتھ ان چیزوں کو آسان فرما دے وہ اپنے محبوب و برگزیدہ باعث تخلیق عالم مجسم انوار و برکات کے لیے تھوڑی سی دیر میں سیاحت سموات و ارض پر قدرت نہیں رکھتا۔

ان اللہ علی کل شیءٍ قدیر ۵

"یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

اور کیا مرزا صاحب قادیانی اور ان کے امتی اس تحریر پر شرم کرنے کی ہمت کریں گے۔ کہ کسی بشر کا اس جسم کثیف کے ساتھ آسمانوں پر اٹھایا جانا خلاف قدرت اور خلاف سنت اللہ ہے۔

(ازالہ اوہام کلاں ج: ۲ ص: ۲۵۶)

طبقات ناریہ زمہریریہ سے جسم عنصری کا مرور اور اس کے مشاہدات

رہا طبقات ناریہ و زمہریریہ سے کسی جسم عنصری کے گزر کر محال سمجھ کر معراج جسمانی کا انکار کرنا جیسا کہ مرزا صاحب نے ازالہ اوہام میں فرمایا ہے یہ بھی عدم تدبر و عدم واقفیت کی دلیل ہے۔ کیوں کہ طبقہ ناریہ و زمہریریہ کا متوازی السطحین ہونا جس سے استحالہ ہی نہیں رہ جاتا نیز گردش ایام و لیالی اور اختلاف "موسم گرما و سرما" کی ساتھ ساتھ چونکہ حرارت و برودت میں اختلاف شدیدہ وضعف ہونا ایک مشاہد چیز ہے جس کا کوئی احمق سے احمق بھی انکار نہیں کر سکتا اس لیے بظن غالب کہا جا سکتا ہے کہ طبقات ناریہ و زمہریریہ کا کسی خاص مقدار حرارت و برودت سے متصف ہونا اس کا خاصہ ذاتی نہیں بلکہ عرضی ہے۔ اور عوارض کا سلب بالاجماع ممکن ہے تو اب کوئی استحالہ نہیں رہ جاتا معراج نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بجسدہ الاطہرہ میں کیوں کہ ممکن ہے کہ بوقت صعود و عروج جسد اطہر صلی اللہ علیہ وسلم بعض اجزاء حرارت و برودت بالکل غیر مضر ہوں یا حق تعالیٰ نے ان کے اندر سے صفت حرارت و برودت ہی کو کچھ دیر کے لیے بالکل سلب کر لیا ہو اور اپنی قدرت کاملہ سے نار کو نور سے بدل دیا ہو جیسا کہ حضرت ابراہیم کے لیے:

قلنا یانار کونی بردا وسلاماً علی ابراھیم.

ترجمہ: "کہا ہم نے کہ اے آگ ہو جا برد و سلام ابراہیم علیہ السلام پر۔"

نیز ممکن ہے کہ بوقت معراج شریف جسد اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کو سراپا انوار و برکات کثافت جرمی سے بالکل پاک بنا دیا گیا ہو جیسا کہ احادیث پاک سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کو حضرت جبرائیل و میکائیل نے زم زم کے پانی سے غسل دے کر اور قلب مبارک کو ہر قسم کی آلائش و کثافت سے پاک و صاف کر کے انوار و حکمت الٰہیہ سے پر کر دیا تو جبکہ جسم اطہر سراپا نور و تجلیات الٰہیہ ہو گیا تو پھر برودت و حرارت کے اثر سے کیا تعلق، نیز یہ بھی ممکن ہے زم زم کے خواص سے یہ چیز بھی ہو کہ حرارت و برودت اس پر بالکل اثر نہ کرے جیسا کہ اسپرٹ کا مشاہدہ ہے کہ جس چیز پر ڈال جاتی ہے وہ نہیں جلتی۔ نیز یہ بات بھی ہے کہ برودت و حرارت کا اثر جسم عنصری پر اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ جسم عنصری کا استقرار و قیام قلیل و کثیر اس میں پایا جائے۔ جیسا کہ ہر انسان مشاہدہ کر سکتا ہے کہ دہکتی ہوئی آگ پر کسی چیز کو تیزی سے اگر حرکت دی جائے جیسا کہ بچے بسا اوقات آگ کی لپٹیوں میں جلدی جلدی اپنے ہاتھ کو تیزی سے پھراتے ہیں اور آگ بالکل اثر نہیں کرتی۔

تو جب کہ احادیث صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ کی سواری براق برق رفتار کے ایک قدم کی سرعت حرکت تاحد بصر تھی۔ تو پھر استقرار و قیام ہی جبکہ نہ ہوا تو اثر سے کیا واسطہ۔ نیز براق جنت کا گھوڑا ہونے کے باعث ظاہر ہے کہ کثافت و جرمیت دنیاوی سے بالکل پاک و صاف ہو گا اور یہ مشاہدہ ہے کہ ایک غیر اثر قبول کرنے والی چیز کیساتھ مل کر دوسری چیز بھی اسی کے اثر میں آ جاتی ہے جیسا کہ لکڑی اور اس کے ساتھ ملی ہوئی دوسری چیز پر بجلی کا اثر نہ کرنا عینی مشاہدہ ہے۔

نیز فرشتوں کا آسمانوں سے اترنا اور چڑھنا جنات و شیاطین کا بعض اوقات سماء دنیا تک جا کر لوٹنا قرآن و احادیث سے ثابت ہے نیز جب کہ حسب تصریحات قرآنی حضرت آدم و حوّا کا جنت سے ہبوط اور زمین پر نزول جو یقیناً انہی طبقات سے ہو کر ہوا ہو گا مسلّم اور قوم موسیٰ پر سلویٰ و مائدہ کا نزول جو یقیناً اسی راستہ ہوا ہو گا قابل تسلیم ہے۔

تو پھر ان مشاہدات کے ہوتے ہوتے حضرت انور صلی اللہ علیہ وسلم کا بجسد عنصری عروج و نزول کیوں محال اور خلاف عقل معلوم ہوا اور ساتھ ہی خدا قدیر و توانا اپنی قدرت کاملہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بجسدہ العنصری آسمان پر زندہ اٹھائے تو کیا استحالہ و استبعاد ہے۔

اذا اراد اللہ شیاء ان یقول لہ کن فیکون ۰

معراج جسمانی کا ثبوت قرآنی تصریحات سے

آیت اسراء کو غور سے ملاحظہ فرمائیے تو اس میں ایسے قرائن بلکہ صریح الفاظ موجود ہیں جن کے ہوتے ہوئے معراج جسمانی میں شک و شبہ کی گنجائش تک باقی نہیں رہتی۔

۱۔ سبحان الذی لفظ سبحان خود واقعہ کی عظمت و شان اور اس کے امر عظیم ہونے کی طرف اشارہ ہے اور معراج روحانی کوئی امر عظیم و قابل تعجب چیز نہ تھی جیسا کہ حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں۔

فالتسبیح انما یکون عند الامور العظام فلو کان مناماً لم یکن فیہ کبیر شیء ولم یکن مستعظماً ۰

(ابن کثیر ص: ۱۴۳ ج ۲)

ترجمہ: "پس لفظ تسبیح جز ایں نیست کہ ہوتا ہے امور عظام کے لیے اگر معراج منامی ہوتی تو اس میں کوئی شے تعجب قرار اور عظمت خیز نہ ہوتی۔"

۲۔ "اسریٰ" اسراء کا لفظ جس کے معنی چلنے اور سیر کرنے کے لیے ہیں۔ بیداری کی حالت کے ساتھ ہی استعمال ہوتا ہے خواب یا مکاشفہ کے لیے نہیں جیسا کہ قرآن پاک میں متعدد جگہ وارد ہوا ہے۔

قالو یالوط انا رسل ربک لن یصلوا الیک فاسر باھلک بقطع من اللیل، وفاسر بعبادی لیلا انکم متبعون ۰

۳۔ "بعبدہ" لفظ عبد کا اطلاق جسد مع روح پر ہوتا ہے محض روح کو عبد نہیں کہا جاتا اور قرآن پاک میں اسراء کی نسبت عبد کی ایک لطیف و غیر مرئی چیز گھوڑے پر کیسے سوار ہو سکتی ہے۔ حضرت جبرئیل آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر آسمانوں پر چڑھا کما جاء فی الحدیث ثم اخذ بیدہ فعرج بی الی السماء۔

باقی ص ۲۶ پر

داستان ازبلا

اسپین کی تاریخ کا ایک منفرد واقعہ

جس نے عیسائی دنیا میں ہلچل مچادی

ردِّ عیسائیت پر جدید انداز میں ایک دلچسپ سلسلہ

از: محمد سعید خان دہلوی

قسط: ۶

عمر لحمی: "اگر آپ مجھے بولنے کی اجازت دیں تو میں آپ حضرات کو ازبلا کا مطلب سمجھا دوں۔"

میکائیل: "آپ ہماری باتوں میں دخل نہ دیجئے یہ ہمارے گھر کا معاملہ ہے۔"

دوسرا پادری: "اگر ازبلا اور کیتھرائن دونوں کا فرہ ہو گئی ہوں تو؟"

میکائیل: "خیر ابھی ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ میرے خیال میں یہ لڑکیاں نادان ہیں۔ یہ چاہتی ہیں کہ اس گفتگو کا جلد فیصلہ ہو جائے۔ حالانکہ ایسے معاملات مہینوں بلکہ برسوں میں طے ہوا کرتے ہیں۔"

غرض مجلس میں ان دو لڑکیوں کی نسبت طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہونے لگیں اور ان پر الزامات تراشے جانے لگے۔ اس ہنگامہ کو دیکھ کر عمر لحمی نے اپنی شریں آواز میں سورۂ مریم کی چند آیات تلاوت کیں۔ جن کو سُن کر تمام مجلس میں سناٹا چھا گیا۔ بڑے بڑے پادریوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں کہ کہیں قرآن حکیم کا دل پر اثر نہ ہو جائے۔ چونکہ سورۂ مریم میں سیدنا مسیح اور ان کی والدہ مطہرہ کی تعریف کی گئی ہے اور الزامات سے ان کو بری قرار دیا گیا جو ان پر یہودی عائد کیا کرتے تھے۔ چنانچہ تمام عیسائیوں پر سورۂ مریم کا خاص اثر پڑا۔ خصوصیت سے ازبلا کا چہرہ تمتما اٹھا۔ لیکن اس نے اس دفعہ ضبط سے کام لیا۔ اور استقلال کے ساتھ بیٹھی سُنتی رہی۔ تلاوت قرآن کے بعد ازبلا اٹھی اور یوں گویا ہوئی۔

ازبلا: "حضرات! آپ گواہ رہیں کہ میں مسیحی دین پر قائم ہوں۔ میں پکی مسیحی ہوں۔ اس لیے نہیں چاہتی کہ مسیحی ذلیل ہوں۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ سوالات کا ہمارے پاس کوئی حل نہیں ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ ہمارے مقدس پادری جواب دینے کی طرف توجہ نہیں فرماتے۔ کیونکہ ان کا خیال ہے کہ مسیحی عقائد کے سمجھنے کے لئے روح القدس کی تائید درکار ہے۔ اور مسلمان اس بات کو ہماری کمزوری پر محمول کرتے ہیں۔ امید ہے کہ ان الفاظ سے میری نسبت غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی۔ اب میری درخواست ہے کہ گفتگو کا سلسلہ جاری کیا جائے۔"

ایک پادری: "ہم کو ہرگز ہرگز ان کافروں سے گفتگو کی ضرورت نہیں ہے۔ موجودہ گفتگو سے ہی ہمارے ایمان میں خلل آگیا ہے۔ میرا منشا تو یہ ہے کہ ان کافروں کو اس گرجا سے فوراً نکال دیا جائے۔"

دوسرا: "جوش میں گفتگو نہ کیجئے۔ غور و فکر کے ساتھ معاملے کو طے کیجئے۔ میری بھی یہی رائے ہے کہ گفتگو کو ختم کیا جائے۔ کیونکہ اس سے کوئی فائدہ نہیں۔"

عمر لحمی: "اے میرے بزرگ! تم کو اپنے خداوند کی تعلیم پر بڑا ناز تھا۔ کہ ایک گال پر طمانچہ مارنے والوں کے سامنے دوسرا گال پھیر دیا جائے لیکن یہ کیا ہے جو میں دیکھ رہا ہوں؟ کیا ہم زبردستی یہاں آئے ہیں؟ کیا آپ نے ہم کو یہاں نہیں بلایا؟ اب بھی اگر آپ صفائی سے کہہ دیں کہ آپ گفتگو نہیں کرنا چاہتے تو ہم فوراً یہاں سے چلے جائیں گے لیکن میں آپ کو بتا دوں کہ ہم اتمام حجت کر چکے ہیں اور خدا ہماری کوششوں کو ضائع نہیں فرمائے گا۔ اب بتائیے ہم جائیں یا آپ گفتگو کرنا چاہتے ہیں؟"

پطرس: "مولوی صاحب! بات یہ ہے کہ آپ یہی دین کی حقیقتوں کو سمجھنے والے نہیں۔ نہ آپ اس غرض سے یہاں آئے ہیں۔ اگر آپ کو گفتگو کا سلسلہ جاری رکھنا ہے تو آپ کو ہمارے سوالات کا جواب دینا پڑیگا۔"

عمر لحمی: "بہت اچھا! آپ کو پوری آزادی کے ساتھ اجازت دیتا ہوں جو چاہیں سوال کریں ہم ٹھنڈے دل سے جواب دیں گے۔"

پطرس: "کیا قرآن میں انجیل کی تحریف بیان ہوئی ہے؟ کیا آپ کا ایمان انجیل مقدس پر ہے؟"

عمر لحمی: "بے شک انجیل کی تحریف قرآن شریف میں آئی ہے اور ہم سب مسلمانوں کا ایمان انجیل، توریت اور زبور اور دیگر صحائف انبیاء پر ہے۔"

پطرس: "پھر آپ ہماری ان انجیلوں کو کیوں تسلیم نہیں کرتے ہیں؟"

عمر لحمی: "اس لیے کہ یہ انجیل نہیں ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی افسانہ کا نام انجیل رکھ دے تو اس کا ماننا اس لیے لازم نہیں آتا کہ اس کا نام انجیل ہے۔" قرآن حکیم نے جس انجیل کی تعریف کی ہے اس کو ہمارے سامنے پیش کریں۔"

پطرس: "کیا قرآن کی انجیل اور ہے اور ہماری انجیل اور؟ اس کا ثبوت؟"

عمر لحمی: "اس لیے کہ قرآن حکیم نے اصل انجیل کی تعریف کر کے اس انجیل کی تکذیب کی ہے اور اس کی غلط بیانیوں کی اصلاح فرمائی ہے۔"

جاری ہے

ختم نبوت

قادیانی ڈاکٹر اے کیو خان کی کردار کشی کیلئے مہم چلا رہے ہیں' طارق چوہدری

پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو بدنام کرنے کے لئے صدر اسحٰق کو بھی بدنام کرنے کی کوشش کی گئی۔

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) پاکستان مسلم لیگ کے رہنما سینیٹر محمد طارق چوہدری نے عالمی شہرت یافتہ سائنسدان ڈاکٹر اے کیو خان کی کردار کشی کی شدید مذمت کی ہے اور الزام لگایا ہے کہ یہ مہم قادیانی چلا رہے ہیں کردار کشی کی مہم کے لیے ۱۵ لاکھ روپے تقسیم کیے گئے ہیں منگل کو ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ گنتی کے چند لوگ ، پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو روکنے اور بدنام کرنے کی جو مہم چلائے ہوئے ہیں ڈاکٹر خان کے خلاف مہم بھی اسی کا حصہ ہے اس حوالے سے کبھی صدر اسحاق کو ٹارگٹ بنایا جاتا ہے۔ ویناجیات کے کیس کے حوالے سے صدر اسحاق کو اسی لیے بدنام کرنے کی کوشش کی گئی تھی انہوں نے کہا کہ یہ بات اب تک کسی سے پوشیدہ نہیں کہ ویناجیات کیس کو اچھالنے کے لیے ایک ایجنسی نے ڈیڑھ کروڑ روپیہ خرچ کیا تھا اور ایک دن میں چالیس چالیس خبریں چھپوائی گئی تھیں اب اسی طرح سے بنی گالا میں ایک ایجنسی کے حوالے سے ڈاکٹر خان کو نشانہ بنایا جا رہا ہے اور دسمبر سے اب تک کوئی ایسا دن نہیں جب روزنامہ ان کے خلاف کوئی مضمون شائع نہ کرایا گیا ہو۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر خان پر نکتہ چینی کرنے والوں کو صرف ایک مکان دکھائی دیتا ہے جس سے ماحول آلودہ ہونے کا خدشہ ہے انہیں نہ تو سینیٹر بریگیڈیئر اسرتاج عزیز' فاروق لغاری' اعتزاز احسن لیفٹیننٹ جنرل تنویر نقوی' ایڈمرل اسعید' کرنل محمود اور طارق احسن پر کوئی اعتراض نہیں جن کی زمینیں بھی بنی گالا میں ہیں۔

(روزنامہ جنگ لاہور : ۲۲-۱-۹۲)

نوٹ :۔ بعد میں ضلعی صدر مولانا عبدالرحمٰن صاحب ہزاروی کو عوام کی پرزور خواہش پر دوبارہ منتخب کیا ہے محمد شریف شاکر صاحب کو تحصیل اٹک کا صدر نامزد کر لیا ہے۔

ختم نبوت — یوتھ فورس کا انتخاب

ختم نبوت یوتھ فورس ضلع اٹک کا انتخابی اجلاس مدینہ مسجد میں زیر صدارت حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب منعقد ہوا۔

اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔ سرپرست : قاضی ارشد الحسینی صاحب۔ صدر۔ محمد شریف شاکر صاحب تحصیل اٹک۔ صدر ضلعی مولانا عبدالرحمٰن ہزاروی صاحب ، سیکرٹری ، مقصود الٰہی بھٹی صاحب۔ سیکرٹری نشر و اشاعت : محمد شفیق صاحب ایجوکیشن سیکرٹری : محمد امجد صاحب ، سیکرٹری مالیات : شاہین اشرف صاحب ، سالار : ظفر احمد صاحب۔

اس انتخابی اجلاس میں صوبہ پنجاب کے صدر فخر الاسلام فیصل اور پاکستان کے سالار اعلیٰ ملک عتیق الرحمٰن نے بھی شرکت کی۔

ختم نبوت یوتھ فورس — مدینہ مسجد یونٹ کا انتخاب

ختم نبوت یوتھ فورس مدینہ مسجد یونٹ اٹک کا ایک انتخابی اجلاس مدینہ مسجد میں ہوا۔ اتفاق رائے سے ذیل کے عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں آیا۔

صدر : عامر وحید صاحب۔
نائب صدر : محمد آصف صاحب بلال۔
سیکرٹری : طاہر رضوان صاحب
ایڈیشنل سیکرٹری : رحمت الٰہی صاحب
سیکرٹری مالیات : شیخ خلیل صاحب
سالار : وسیم بٹ صاحب

اس کیلئے وارڈ کی ۔ مرکزی کمیٹی بنائی گئی جو اپنے وارڈ میں کام کی نگرانی کرے گی۔

الیاس بلوچ کو صدمہ

لاہور۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحفظ ختم نبوت قلعہ محمدی راوی روڈ کے خزانچی جناب الیاس بلوچ کی والدہ محترمہ گزشتہ دنوں انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا فقیر اللہ ، عالمی مجلس راوی روڈ کے عہدیداروں جناب اعجاز بلوچ ، حافظ محمد حارث ، حافظ حفیظ الرحمٰن مولانا مبشر احمد نے ایک تعزیتی مشترکہ بیان میں جناب الیاس بلوچ سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ خداوند قدوس مرحومہ کی مغفرت فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔ قارئین ختم نبوت سے درخواست ہے کہ مرحومہ کی مغفرت کے لیے دعا فرمائیں۔

ڈاکٹر رشید احمد کو صدمہ

کراچی ۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے دیرینہ رفیق محترم جناب ڈاکٹر پروفیسر کیپٹن رشید احمد چوہدری صاحب (جناح ہسپتال) کے والد محترم خوشی محمد صاحب ۱۲ جنوری کو انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ادارہ جناب ڈاکٹر صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہے حق تعالیٰ شانہ ان کے گناہوں کو معاف فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ قارئین کرام کی خدمت میں بھی دعا کی درخواست ہے۔

ٹی وی سیٹ میں دھماکے سے بچی زخمی ہوگئی

کراچی ۔ ناظم آباد میں ٹی وی سیٹ کی پکچر ٹیوب دھماکے سے پھٹنے کے نتیجے میں گیارہ سالہ بچی زخمی ہوگئی۔ ٹی وی دیکھنے والوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔

ٹی وی دیکھنے والوں پر ڈاکوؤں کا حملہ، ڈاکو بھیڑ بکریوں کی طرح لوگوں کو پکڑ کر لے گئے۔

حیدرآباد: ۔ ٹنڈو الہ یار روڈ پر نصیر پور کے قریب ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے ۵۵ سے زائد افراد کو اغوا کر لیا مزاحمت کرنے پر فائرنگ کر کے ۸ افراد کو شدید زخمی کر دیا جبکہ قانون نافذ کرنے والے ادارے کے اہلکاروں کے تعاقب پر ڈاکوؤں نے جواباً راکٹ برسائے یہاں موصولہ اطلاعات کے مطابق نصیر پور کے قریب دکیو ہوٹل پر علاقے کے لوگ بڑی تعداد میں بیٹھے ہوئے ٹی وی دیکھ رہے تھے کہ اچانک ڈاکوؤں نے جن کی قیادت خطرناک ڈاکو لائق چانڈیو اور نیر فانگل کر رہے تھے حملہ کر دیا اور لوگوں کو خوفزدہ کرنے کے لیے زبردست فائرنگ کی جس کے نتیجے میں تقریباً ۸ افراد شدید زخمی ہو گئے جن میں عثمان ورس غلام صدیق، درس گل بل اور شمس الدین کے نام معلوم ہو سکے ہیں ڈاکوؤں نے اسلحہ کے زور پر بھیڑ بکریوں کی طرح تمام افراد کو اغوا کر لیا - تاہم تھوڑی دور جا کر ۱۴ افراد کو رہا کر دیا جبکہ باقی افراد کو ساتھ لے گئے ۔ (ادھر بھیں ٹی وی)

شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ رکھا جائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن صاحبزادہ طارق محمود نے وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ کمپیوٹر سسٹم کے تحت بننے والے شناختی کارڈوں میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے۔ اور اقلیتوں کے لیے علیحدہ رنگ مخصوص کیا جائے۔ صاحبزادہ طارق محمود نے کہا کہ جناب محمد خان جونیجو اور محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کے دور حکومت میں شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ اور اقلیتوں کے لیے علیحدہ رنگ کی تجویز کو تسلیم کر لیا گیا تھا۔ لیکن وفاقی اداروں میں منظوری کا مرحلہ نہ آنے کی وجہ سے اس تجویز پر عمل درآمد نہ ہو سکا۔ اب جب کہ اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومت میں وفاقی کابینہ نے کمپیوٹر سسٹم کے تحت شناختی کارڈوں کی منظوری دے دی ہے۔ لیکن مذہب کے خانہ اور علیحدہ رنگ کی سابقہ منظور شدہ تجویز کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا۔ اور صاحبزادہ طارق محمود نے کہا کہ پاسپورٹ کے فارم میں مذہب کا خانہ تو موجود ہے۔ لیکن شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ نہ ہونے کی وجہ سے مسلم و غیر مسلم کی تمیز ختم ہو گئی ہے اس لیے ضروری ہے کہ پاسپورٹ کی طرح شناختی کارڈ میں بھی مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے اور اقلیتوں کے لیے علیحدہ رنگ مخصوص کیا جائے۔

قادیانی نمبردار کے خلاف مقدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے صاحبزادہ عزیز احمد ممبر ضلع کونسل میانوالی کی نگرانی میں قادیانی نمبردار پر مقدمہ درج کروا دیا جس کی پیروی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کے رہنما ڈاکٹر دین محمد فریدی کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ گزشتہ دنوں چک نمبر ۱۵ کے نمبردار ریاض احمد کے ووٹ میانوالی عدالت نے قادیانی ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کی فہرست سے نکال کر غیر مسلموں کی شیڈول میں کاسٹ کئے تھے اور اب ریاض احمد چک نمبر ۱۵ کا نمبردار ہے اور مسلمانوں کا نمبردار قادیانی نہیں ہو سکتا اس پر چک نمبر ۱۵ کے مسلمانوں نے صاحبزادہ عزیز احمد خانقاہ سراجیہ کندیاں ممبر ضلع کونسل میانوالی کی نگرانی میں مقدمہ درج کرایا اس مقدمہ کی پیروی ضلع بھکر کی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما ڈاکٹر دین فریدی کر رہے ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ بھکر کے راہنما کی وفاقی وزیر سے ملاقات

شناختی کارڈ کا مسئلہ اٹھایا!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما ڈاکٹر دین محمد فریدی نے وفاقی وزیر جناب اعجاز الحق صاحب سے بھکر کے دورے پر ملاقات کی اور شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ اور اقلیتوں کے رنگ علیحدہ کرانے کے موقف پر مسلمانانِ پاکستان کے موقف کی وضاحت کی اور اس دیرینہ مطالبے کا احساس دلایا کہ جنرل محمد ضیاء الحق کے بنائے ہوئے آرڈیننس سے مسلمانوں کو تحفظ حاصل تھا: فائدہ ہوا ہے جس سے ڈر کر مرزا طاہر پاکستان چھوڑ کر اپنے آقاؤں کے پاس لندن چلا گیا مجلس کے راہنما نے جناب اعجاز الحق صاحب سے کہا کہ آپ سے امید ہے کہ کابینہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت اور مسلمانان پاکستان کے دیرینہ مطالبے کے بارے میں موثر آواز اٹھائیں گے۔ اور شناختی کارڈ اور اقلیتوں کے رنگ کی علیحدگی کیلئے حکومت پر زور دیں گے وفاقی وزیر نے مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کے رہنما ڈاکٹر دین محمد فریدی کی گفتگو بڑی توجہ سے سنی اور کہا کہ یہ کام تو بہت پہلے ہونا چاہیے تھا۔ انہوں نے یقین دلایا کہ میں خود اس مسئلہ کو اسمبلی میں اٹھا کر مسلمانان پاکستان کا دیرینہ مطالبہ پورا کروانے کی بھرپور کوشش کروں گا۔

مذہب کا خانہ رکھنے کی پُرزور تائید

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) فیصل آباد کی مختلف تاجر تنظیموں نے مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے اس مطالبے کی بھرپور تائید کرتے ہوئے وفاقی حکومت سے اپیل کی ہے کہ شناختی کارڈوں میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے اور اقلیتوں کے لیے علیحدہ رنگ کی تجویز کو بحال رکھا جائے فیصل آباد کی تاجر کاروباری تنظیموں نے صدر مملکت جناب غلام اسحٰق خان، وزیر اعظم محمد نواز شریف، وفاقی وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین، وفاقی سیکرٹری وزارت داخلہ اور ڈائریکٹر جنرل رجسٹریشن اسلام آباد کو بھیجی جانے والی عرضداشت میں مطالبہ کیا ہے کہ پاسپورٹ کے فارم میں مذہب کے خانہ کی بنیاد پر مذہب کا خانہ رکھا گیا ہے۔ شناختی کارڈ کے فارم میں مذہب کا خانہ نمبر چار تو موجود ہے لیکن شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ نہ ہونے کی وجہ سے مسلم و غیر مسلم کی تمیز ختم ہو کر رہ گئی ہے لہٰذا کمپیوٹر سسٹم کے تحت بننے والے شناختی کارڈوں میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے

بقیہ	فضائل شعبان

قبرستان (بقیع) تشریف لے گئے اور دعائیں مانگیں۔ مگر اس کی ترغیب باقاعدہ نہیں دی گئی۔ اگر کوئی شخص قبرستان اس نیت سے جائے کہ موت کی یاد تازہ ہو اور توبہ و استغفار کرے تو یہ اچھی بات ہے۔ مگر قبرستان میں جا کر چراغاں کرنا قوالیاں سننا سنانا حلوے بانٹنا اور دھم مچانا شور شرابے

کرنا یہ سب خلاف شرع ہیں۔ اس طرح مساجد میں خصوصی عبادات کے لئے لوگوں کو جمع کرنا جیسے بعض مساجد میں جماعت کے ساتھ مخصوص نوافل ادا کئے جاتے ہیں یہ بھی بدعت ہے مساجد میں چراغاں کرنا گھروں میں چراغاں کرنا۔ گولے پٹاخے پھل جھڑیاں چھوڑنا محافل سجانا یہ سب خلاف شرع ہیں۔ ماہ شعبان کی ایک بدعت شب برأت میں حلوہ پکا کر تقسیم کرنا اس کی اصل ثابت نہیں۔ بعض لوگوں کا اعتقاد ہے کہ اس رات مردوں کی روحیں گھروں میں آکر نیاز طلب کرتی ہیں اس کی بھی کوئی سند نہیں۔ روشنی کی بدعت کی بنیاد فرقہ برامکہ وحنود ہیں برامکہ آتش پرست تھے ان میں سے کچھ لوگ مسلمان ہوتے تو اپنی اس رسم قبیح کو بھی ساتھ لائے۔ اس طرح ہنود ہولی دیوالی میں روشنی کرتے ہیں ان کو دیکھ کر مسلمان بھی یہ رسم بجا لانے لگے۔

آتش بازی سے مسلمانوں کو اذیت دی جاتی ہے۔ ہر طرف دھماکے پٹاخے چلنے سے لوگ پریشان ہوتے ہیں نیز اس وجہ سے ہر سال کئی گھروں میں آگ بھی لگ جاتی ہے جس سے جانی مالی نقصان ہوتا ہے۔

اس ماہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزے بکثرت رکھتے تھے۔ ہمیں بھی سنت نبویؐ پر عمل کرکے روزے رکھنے چاہیں۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ حلوے پکانا کھانا پینا غل غپاڑے مچانا تو مسلمانوں کو خوب آتا ہے مگر دین اسلام کی خاطر خون بہانا جہاد کرنا یہ سنتیں بھول گئی ہیں۔ اللہ ہم سب کو حضورؐ کا سچا عاشق ومحب بننے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

بقیہ	معراج جسمانی

پھر آسمانوں پر انبیاء علیہم السلام سے سلام وکلام اور تقرب الٰہی کے بعد نمازوں کا فرض اور آپ کی استدعا تخفیف وغیرہ وغیرہ یہ جملہ امور اس بات کی صریح دلیل ہیں کہ یہ احوال بحالت بیداری جسم اطہر کے ساتھ پیش آئے جیسا کہ ابن کثیر میں ہے:

ان اللہ اسری بعبدہ،، علی دابۃ یقال لہا البراق ولو کان لا سری بروحہ لم تکن الروح محمولۃ علی البراق اذ الدواب لا تحمل الا الاجسام۔

ترجمہ: البتہ اللہ نے سیر کروائی اپنے بندے کو دابہ پر جس کو براق کہتے ہیں اور اگر اسراء محض روح کی ہوتی تو روح کو براق پر نہیں اٹھایا جاتا۔ کیونکہ چوپائے جسم کو ہی اٹھاتے ہیں۔،،

اور اسی پر اسلاف عظام اور آئمہ دین کا وہ زبردست اجماع ہے کہ جس کے سامنے منکر معراج جسمانی غلام احمد قادیانی کو بھی جب تک اس کو خود عیسیٰ ومحمد صلی اللہ علیہ وسلم بننے کا خواب اور خبط سوار نہ ہوا تھا نہایت صریح لفظوں میں سر تسلیم خم کرنا پڑا ہے۔ چنانچہ ازالہ اوہام میں ہے کہ:

،، باوجودیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رفع جسمی کے بارے میں کہ معیت جسم شب معراج میں آسمان کی طرف اٹھائے گئے تقریباً تمام صحابہ کا بھی یہی اعتقاد تھا،،

(ازالہ ص:۲۸۸، ج:۱)

امید ہے کہ منکرین معراج جسمانی کے لیے یہ تحریر موجب ہدایت ہوگی۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

بقیہ	اختر پلان

بہرحال بریگیڈیئر شمس الحق قاضی صاحب نے اپنے مضمون میں یہ بات تو تسلیم کرلی کہ ۶۵ء کی جنگ اختر پلان کے تحت لڑی گئی انہوں نے یہ بھی تسلیم کرلیا کہ ان کے سینئر سٹاف میں دو قادیانی تھے لیکن ان کا یہ کہنا کہ مجھے اس میں قادیانی سازش نظر نہیں آتی صحیح نہیں ہے اور نہ ہی انہوں نے اس پر کوئی دلیل پیش کی ہے۔

قادیانی شروع ہی سے پاکستان کے خلاف ہیں وہ پاکستان کا کھاتے ہیں اور غیروں کا گاتے ہیں اگر وہ پاکستان کے حامی ہوتے تو آنجہانی مرزا محمود اپنی اور اپنی بیوی کے بارے میں یہ وصیت نہ کرتا کہ ہماری میتیں امانتاً دفن کی جائیں اور جوں ہی حالات سازگار ہوں قادیان پہنچائی جائیں۔ اس وصیت کا کتبہ بھی لگایا گیا لیکن اب اتار دیا گیا ہے شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ قادیانی حصول قادیان کے بارے میں مایوس ہوچکے ہیں۔

مذکورہ بالا حقائق کے بعد اس بات کا تذکرہ بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح مرزا محمود نے اکھنڈ بھارت کے حق میں بیان دیا تھا ابھی حال ہی میں اس کے بیٹے مرزا طاہر نے بنگلہ دیش، بھارت اور پاکستان کا نام لے کر یہ بیان دیا ہے کہ ان تینوں ملکوں کی ثقافت اور تہذیب چونکہ ایک ہے اس لئے ان تینوں ملکوں کو ایک ہوجانا چاہیے (اکھنڈ بھارت بنا دینا چاہیے) یعنی بنگلہ دیش اور پاکستان کو بھارت کی جھولی میں گر جانا چاہیے۔ ان حالات میں اگر اب بھی کوئی قادیانیوں کو محب وطن سمجھتا ہے تو ہمارے خیال میں وہ قادیانی نہیں تو قادیانی نواز ضرور ہے۔

بقیہ	چند نکات

کے ہمدرد بھائی بھی غور کریں گے اور صحیح نتیجہ پر پہنچیں گے کہ حضورؐ کے بعد دعویٰ نبوت خواہ اسے کتنے پردوں میں لپیٹ کر اور تاویلوں کے ایچ پیچ میں چھپا کر کیا جائے کتنا بڑا سنگین جرم ہے، کفر ہے، اسلام سے مرتد ہونا ہے اور یہی حال کسی جھوٹے مدعی نبوت پر ایمان لانے کا ہے خواہ اسے مسیح موعود کا نام دے کر یا مجدد اور مہدی کا نام دے کر ایمان لائے کفر اور دائرہ اسلام سے خارج ہوجانے کا باعث ہے۔

بقیہ	تازہ معجزہ

تشریح معمہ قرار دیا گیا ہے۔

سائنس اس معمہ کی کیا تشریح کرتی ہے؟ یہ تو آنے والا وقت ہی بتلائے گا۔ ہماری دلچسپی اس خبر میں صرف اتنی ہے کہ خالق ارض وسما ہمارے آقا ومولا صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی وجسمانی کمالات کے شواہد وقتاً فوقتاً کائنات میں ظاہر فرماتے رہتے ہیں۔ انسان علم وترقی کی جس منزل تک پہنچے گا۔ پیغمبر اعظم وآخر کی سیرت وصورت کو اس سے آگے ہی پائے گا۔ اور ورفعنا لک ذکرک کے عملی نمونے قیامت تک رونما ہوتے رہیں گے ۔

رخ مصطفےٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا آئینہ
نہ ہماری بزم خیال میں نہ دکان آئینہ ساز میں
آپؐ پر اور آپؐ کی آل پر کروڑوں درود وسلام

(بشکریہ المحسن)

A QUESTION TO ALL MUSLIM BRETHREN

Do you want: Your money should be spent on making Muslims into Apostates?

Certainly your answer will be: No.

But you are! Unintentionally, unknowingly.

How: In this way that some of you transact business with Qadianis. You purchase and use their products. You deal with them commercially and don't realise the harm you are doing to Islam.

Do you know: A large part of the profit, accruing to Qadianis from your deals is deposited by them in their apostatic Centre at Rabwah.

What work this Centre does: It makes unwary Muslims into Kafirs and Apostates.

Alas: Your money is used against your very Deen and you are unaware.

Realise: You are contributing towards apostacising Muslims because you buy, sell, and use the products manufactured by Qadianis.

Mark:

It's your money that is spent on Qadiani apostatic activities.

It's your money that is letting Qadianis print their literature.

It's your money that is abetting publication of Qadianis' distorted translations of Quran.

It's your money that is supporting Qadiani Rabwah Centre.

It's your money that is helping Qadiani preachers to preach Kufr in the world.

It's your money which is spent by Qadianis in spread of their heresy.

O'SAVIOURS OF DEEN-E-ISLAM

Rally round the banner of your Prophet Muhammad Rasool Allah Sallal-Lah-o-Alaihe-Wa-Sallam.

Boycott all Qadiani products; don't deal in them, don't buy them, don't use them

Cut them out at social, commercial, economic levels.

Don't attend their functions, marriages, funerals etc.

Be hostile, you, your friends and your relatives towards these enemies of your Deen for sake of Allah.

See through the fraud of these self-styled "Ahmadis".

Identify them as Kafirs, Apostates and Dualist-infidels.

قادیانیوں کو آئینی و قانونی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور جداگانہ انتخابات کے ذریعہ
غیر مسلموں کی علیحدہ نمائندگی کا حق تسلیم کیے جانے کے تاریخی فیصلوں کا منطقی تقاضا ہے کہ

شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ درج کیا جائے

- تاکہ ان فیصلوں پر عمل درآمد میں کوئی اشتباہ پیدا نہ ہو، اور برادر عرب اسلامی ممالک میں جانیوالے پاکستانیوں کی مذہبی حیثیت کے بارے میں کوئی الجھن پیش نہ آئے
- گذشتہ حکومت کے دور میں نئے شناختی کارڈ جاری کرنے کی تجویز آئی، تو مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوۃ کے ذمہ داران نے وفاقی محکمہ رجسٹریشن اور وفاقی سیکرٹری داخلہ سے ملاقات کی اور شناختی کارڈ کے نئے ڈیزائن میں مذہب کے خانے کا اضافہ منظور کروایا۔
- لیکن اب جبکہ حتمی منظوری کیلئے اسلامی جمہوری اتحاد کی مرکزی کابینہ کے اجلاس میں یہ ڈیزائن منظور ہوا تو اس میں مذہب کا خانہ درج نہیں کیا گیا آخر کیوں ؟

آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان

حکومتِ پاکستان سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ وزارتِ داخلہ کے حالیہ اعلان کے مطابق نئے بننے والے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ اور رنگ کی علیحدگی ایک قومی، مذہبی اور آئینی مطالبہ کو تسلیم کرکے اسلامیانِ پاکستان کے دینی جذبات کا احترام کیا جائے۔ نیز تمام مکاتبِ فکر کے علماء کرام اور سیاسی رہنماؤں اور عوام الناس سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اس جائز دینی اور آئینی مطالبہ کی حمایت میں بروقت اور موثر آواز اٹھائیں تاکہ کمپیوٹر سسٹم پر بننے والے نئے شناختی کارڈوں میں مذہب کے خانہ کا بروقت اندراج ہو سکے۔

منجانب: (مولانا خواجہ) خان محمد (صاحب)
مرکزی صدر آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان
ملتان فون نمبر:- ۷۸۰۹۳۰۹